Vol. II
No. 14



Monday,
28th September, 1953

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

Official Report

PART II—PROCEEDINGS OTHER THAN QUESTIONS AND ANSWERS

CONTENTS

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Monday, 28th September 1953.

The House met at Half Past Two of the Clock

[*Mr. Speaker in the Chair.*]

Questions and Answers

(See Part I)

Business of the House

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ (اپاگوڑہ)۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ ٹیننسی کے مسئلہ میں امنڈمنٹس پیش کرنے کے لئے جو وقت دیا گیا ہے ہمارا تجربہ ہے کہ اس وقت میں امنڈمنٹس نہیں دئے جا سکتے ۔ وہ کلازس جن میں امنڈمنٹس دئے گئے ہیں وہ تین چار روز میں آئینگے لہذا ۵ ۔ اکتوبر تک امنڈمنٹس کے لئے وقت بڑھا دیا جائے تو مناسب ہے یا اگر یہ اجازت دیجاسکتی ہے تو دیجائے کہ جیسے جیسے جو کلازس آتے جائیں ان میں امنڈمنٹس کے لئے دو دن دئے جائیں ۔

مسٹر اسپیکر ۔ سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ کو پیش ہوئے بہت دن ہوچکے ہیں اور کافی وقت مل چکا ہے اسکے بعد میں نے کہا تھا کہ یہ مسئلہ ۲۵ تاریخ کو لیا جائیگا لیکن اس میں پھر اضافہ ہوگیا اور ۲۸۔ تاریخ کو لینا طے پایا ۔ اسکے باوجود پھر اب یہ کہا جاتا ہے کہ اور مزید مہلت ملنی چاہئے تو میں نہیں سمجھتا کہ یہ کس حد تک درست ہوسکتا ہے ۔ یہ چیز آفس کے لئے بھی دشواری کا باعث ہوگی ۔ چونکہ جو امنڈمنٹس آتے ہیں انکو اسکروٹینائیز (Scrutinise) کرنے کا موقع آفس کو ملنا چاہئے ۔ قطعی فیصلہ تو میں نہیں کرتا لیکن مہلت دینے کے میں خلاف ہوں ۔ البتہ خاص صورتوں میں اگر ضرورت ہوتو اوس وقت دیکھا جائیگا ۔

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ چونکہ مسلسل نئے بلس هاؤس میں پیش ہوتے رہتے ہیں اسلئے سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ کی چھان بین کرتے ہوئے امنڈمنٹس پیش کرنے کے لئے فرصت کا وقت نہیں ملتا ہے ۔ حکومت کے خاص طریقوں کی وجہ سے یہ مجبوری پیش آتی ہے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ لیکن یہ رپورٹ تو بہت پہلے سے ہی دیگئی ہے اس رپورٹ کے متعلق ایسا نہیں کہا جاسکتا ۔

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ هاؤز کے کام کو نہ روکتے ہوئے جتنا وقت دیا جاسکتا ہے دیا جائے تو مناسب ہے میرا یہ سجیشن (Suggestion) ہے ۔

شری اناجی راؤ گوانے (پربھنی) اس میں تکلیف یہ ہوگی کہ ہم نے ایک اسٹڈمنٹ دیا اور اسکے لحاظ سے دوسرے اسٹڈمنٹس پیش کئے گئے اور فرض کیجئے کہ پہلا اسٹڈمنٹ جو ہم نے دیا تھا وہ پاس نہیں ہوا تو نتیجہ یہ ہوگا کہ دوسرے اسٹڈمنٹس جو اوس پہلے اسٹڈمنٹ کے مد نظر پیش کئے گئے تھے بیکار ہو جائینگے ایسی صورت میں کیا ہوگا ؟ پھر ھکو موقع نہیں رھیگا ۔ چنانچہ لینڈ امپرومنٹ بل (Land Improvement Bill) کے وقت بھی یہی ہوا ۔ میں نے ایک پروویژن کے تحت ایک اسٹڈمنٹ دیا وہ منظور نہ ہوا تو میں دوبارہ دوسرا اسٹڈمنٹ نہ دے سکا ۔ مثال کےطور پر میں کہونگا کہ سکشن ۲ ہے جس میں فیملی ہولڈنگ کا سوال آتا ہے ۔ اگر اس میں ہم ایک پروپوزل کے تحت کچھ اسٹڈمنٹس لائیں اور اگر وہ اسٹڈمنٹس منظور نہ ہوں تو بعد کے سب اسٹڈمنٹس جو اس اسٹڈمنٹ کو ملحوظ رکھکر لائے گئے تھے غلط ہو جائینگے۔ اس لحاظ سے ....

مسٹر اسپیکر - آپ اسٹڈمنٹ پر اسٹڈمنٹ بھی تو لاسکتے ہیں ۔

شری اناجی راؤ گوانے۔ لیکن اس میں انکنسسٹنسی (Inconsistency) پیدا ہو جاتی ہے ۔۔ فرض کیا جائے کہ ہم فیملی ہولڈنگ کے بیسس پر اسٹڈمنٹ رکھتے ہیں لیکن اگر انکم (Income) یا ریونیو بیسس (Revenue basis) پر اسٹڈمنٹ پیش ہوتو سابقہ اسٹڈمنٹ غلط ہو جاتا ہے ۔

چیف منسٹر (شری بی ۔رام کشن راؤ) آپ آلٹرنیٹیو (Alternative) اسٹڈمنٹ پیش کرسکتے ہیں ۔ اگر ایک آنریبل ممبر ایک بیسس پر اسٹڈمنٹ دیں تو دوسرے آنریبل ممبر دوسرے بیسس (Basis) پر اسٹڈمنٹ پیش کرسکتے ہیں ۔

شری جی ۔ راجہ رام (آرمور) ۔ ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ گورنمنٹ کی جانب سے وقتاً فوقتاً کونسے اسٹڈمنٹس پیش ہوتے ہیں ۔ بعض وقت تبدیلی کی جاکر عین وقت پر گورنمنٹ کی جانب سے اسٹڈمنٹس پیش ہوتے ہیں اور ہم اس کا تصفیہ نہیں کرسکتے کہ آیا یہ اسٹڈمنٹ قبول کرنے کے قابل ہے یا نہیں ۔

श्री. गोपीडी गंगारेड्डी :— (निर्मल-आम)

हमे जो बिल तकसीम किये गये हैं असमें कुटुंब क्षेत्र का लफज अिस्तमाल किया गया है और असी नाम से हम ने अपने अमेंडमेंट्स दिये हैं। अिसी नाम से हमने तरमीम दी है। तो अिस नाम से हमने जो अमेंडमेंटस दिये हैं असका क्या होगा ?

مسٹر اسپیکر - اس کا جو قانونی اثر ہوگا وہ ہوگا ۔

Shall we now take up the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands (Amendment) Bill or shall we complete the Hyderabad Abkari (Amendment) Bill ? I don't think, we will be able to complete the Hyderabad Abkari (Amendment) Bill by 5 O'clock today, So, we shall take up the Tenancy and Agricultural Lands (Amendment) Bill.

Shri G. Rajaram: Sir, it would be better if we finish the Abkari (Amendment) Bill today, and we can have general discussion over the Tenancy Bill tomorrow, so that we can sit continuously over that Bill.

مسٹر اسپیکر ۔ آپ غور کیجئے ۔ ایک طرف کہا جاتا ہے کہ اس بل کے لئے زیادہ وقت ملنا چاہئے ۔ میں اس کو تسلیم کرتا ہوں ۔ چنانچہ گزشتہ مرتبہ میں نے یہی کہا تھا ۔ اب یہ کہا جا رہا ہے کہ آبکاری بل لے لیا جائے ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ٹیننسی بل پر ڈسکشن کے لئے جو لمٹ لگائی گئی ہے وہ ختم ہو جائیگی ۔ اس وجہ سے آج آٹھ بجے تک ٹیننسی بل پر جنرل ڈسکشن ختم کردیا جائے ۔ کل سے امنڈمنٹس لئے جائینگے ۔

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ کل نان آفیشیل ڈے (Non-official day) ہے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ کل سے مراد نیکسٹ آفیشل ورکنگ ڈے (Next official working day) ہے ۔ نان آفیشیل ڈے تو تبدیل نہیں کیا جاسکتا ۔۔ اس وجہ سے آئٹم نمبر (۲) ...

Shri V. D. Deshpande: Mr. Speaker, Sir, the Leader of the House was trying to throw some light on this issue. Personally, I feel that one day will not be enough for general discussion. We will be interested to know what the Leader of the House feels in this regard.

Mr. Speaker: Has the Chief Minister got anything to say?

Shri B. Ramakrishna Rao: .Sir, I just wanted to draw your attention to the fact that ....

Mr. Speaker: Why not in Hindi?

شری بی رام کشن راؤ ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ہاؤس اسکو پسند کرے اور مسٹر چیف منسٹر صاحب بھی اجازت دیں تو نان آفیشیل ڈے کل کی بجائے پرسوں رکھا جاسکتا ہے ۔۔ اور آج اور کل ٹیننسی بل پر جنرل ڈسکشن ہوسکتا ہے ۔۔ ایسی صورت میں مہلت ملیگی ۔۔ اگر ایسا نہ ہو اور جنرل ڈسکشن بھی پورا نہ ہوسکے تو پھر میرے لئے بھی دقت رہیگی ۔۔ چونکہ میں ۳ تاریخ کو یہاں نہیں رہونگا ۔ وہ اسکے بعد شائد چار دن کی تعطیلات بھی ہیں ۔

مسٹر اسپیکر ۔ چار دن کی تعطیلات کہاں ہیں ۔

شری بی ۔ رام کشن راؤ ۔ ممکن ہے تین دن ہونگے لیکن میں نے سنا ہے کہ اس ہاؤس کے کسی ممبر نے مسٹر چیف منسٹر صاحب کے پاس درخواست پیش کی ہے کہ فرسٹ اکٹوبر کو ہاؤس کام نہ کرے ۔ اگر یہ درخواست منظور ہوتو پھر چار دن کے تعطیلات ہونگے ۔

مسٹر اسپیکر - گورنمنٹ کے پاس بھی تو درخواست دیگئی ہے -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - کیا حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ فرسٹ اکٹوبر کو پبلک ھالی ڈے (Public holiday) ڈیکلیر (Declare) کی جائے ؟

شری بی - رام کشن راؤ - گورنمنٹ نے تصفیہ نہیں کیا ہے - اور اسکے علاوہ ھاؤز کا کام جو ریگولیٹ ہوتا ہے وہ عالیجناب اسپیکر صاحب کے حکم سے ہوتا ہے - گورنمنٹ کا تصفیہ اس کے لئے بائنڈنگ (Binding) نہیں ہے - اگر فرسٹ اکٹوبر کو کام بند رکھا جاتا ہے تو چار دن ہو جاتے ہیں - بہر حال تین دن تو ہوتے ہی ہیں - اس وجہ سے میں اس کے لئے دو آلٹرنیٹیوز سجسٹ کرتا ہوں - اگر جنرل ڈسکشن کنٹینیو (Continue) رکھا جاتا ہے تو پھر نان آفیشیل ڈے ۳۰ کو رکھا جائے اور جیسا کہ عالیجناب کا ارادہ ہے ٹیننسی بل پر ڈسکشن ختم کیا جاسکتا ہے ورنہ میرے خیال میں بہتر یہ ہے کہ آج آبکاری امنڈمنٹ بل لے لیا جائے اور بعد میں ٹیننسی بل پر ڈسکشن وتھ آوٹ بریک (Without break) جاری رکھا جائے اسکے علاوہ آج آدھ گھنٹے کے لئے بزنس کمیٹی (Business Committee) بھی بلالی جائے تو مناسب ہے تا کہ فیوچر کا پروگرام طے ہوسکے - لہذا ۳۰ ستمبر کو نان آفیشیل ڈے رکھا جائے تو جنرل ڈسکشن ختم کرلیا جاسکتا ہے - اگر ھاؤز اس پر راضی ہو تو ایسا ہوسکتا ہے -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - چونکہ بعض آنریبل ممبرس ۳۰ تاریخ کو کرنٹول جانا چاہتے ہیں اس لئے ۳۰ تاریخ کو نان آفیشیل ڈے رکھا جائے تو اس پر ڈسکشن نہیں ہوسکے گا - اس وجہ سے یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ آج آبکاری بل لیا جاسکتا ہے اور بزنس کمیٹی میں اس کا فیصلہ کیا جاسکتا ہے -

مسٹر اسپیکر - میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ مجھے اس میں کوئی عذر نہیں ہے - لیکن بعد میں میں یہ شکایت قبول نہیں کرسکتا کہ ھمکو کافی مہلت نہیں ملی - پرسوں کا دن اور آج کا دن میں ٹیننسی بل کے لئے دینا چاھتا تھا - لیکن اگر ھؤس کی یہ رائے نہ ہو تو میں کچھ نہیں کرسکتا - خیر ہم آبکاری ایکٹ سے متعلق امنڈمنٹ بل ختم کرلینگے پھر بعد میں دیکھینگے کہ بزنس کمیٹی کیا فیصلہ کرتی ہے -

L.A. Bill No. XIX of 1953, the Hyderabad Abkari (Amendment) Bill, 1953.

منسٹر فار اکسائز، فاریسٹس، کسٹمس اینڈ ریوینیو (شری کے - وی - رنگا ریڈی)

مسٹر اسپیکر - سر دفعہ ۱۳ (الف) اور ۱۳ (ب) میں جو ترمیمات پیش کی گئی ہیں ان کے متعلق بعض معزز ممبران نے تقریریں کی ہیں - میں دفعہ ۱۳ الف اور ۱۳ ب

مضمون پڑھ کر سنانے والا تھا کہ وقت ختم ہوگیا - ان دفعات کے دیکھنے سے صاف ظاہر ہوگا کہ کسی پٹہ دار یا قولدار پر ذمہ داری اوس وقت عائد ہوتی ہے جبکہ تراشنے والے کو پٹہ نہ دے - جب تراشنے والے کو پتہ مل جاتا ہے تو پٹہ دار اور قولدار پر ذمہ داری نہیں آتی - (ب) میں جہاں رقم حق مالکانہ تحصیل میں جمع کرنے کے لئے احکام ہیں اوس میں یہ توضیح ترمیم کے طور پر پیش کی گئی ہے کہ زر مالگزاری میں یہ رقم مجرا دیجانی چاہئے - یہ توضیح اس میں اضافہ نہیں کی جاسکتی - جو رقم پٹہ دار کو ملتی ہے اس میں صرف پٹہ دار کا ہی حق نہیں ہوتا بلکہ مختلف حصہ داروں کا بھی ہوتا ہے - یہ بھی دیکھنا پڑتا ہے کہ درخت خود رو ہیں یا کسی کے لگائے ہوئے ہیں - اگر درخت خود رو ہیں تو دو ثلث حصہ قولدار کو ملتا ہے اور ایک ثلث حصہ پٹہ دار کو ملتا ہے - پٹہ دار کے شکمیدار یا حصہ دار ہوں تو ان کو بلحاظ حصہ رسدی حصہ ملتا ہے خواہ درخت خود رو ہوں یا نصب کردہ - اس لئے کسی پٹہ دار کو ایسی رقم مالگزاری میں مجرا دینے سے مقصد پورا نہیں ہوتا - اس کے متعلق تحقیقات مرتب کرنے سے معلوم ہوسکتا ہے کہ آیا درخت خود رو ہیں یا لگائے ہوئے ہیں - اس پٹہ دار کے کتنے حصہ دار یا شکمیدار ہیں وغیرہ وغیرہ - یہ چیزیں معلوم کرنی پڑتی ہیں اور ان کے معلوم ہونے کے بعد ہی اس کا تعین ہوسکتا ہے کہ کس کو کتنی رقم دیجانی چاہئے - اگر مالگزاری کی رقم میں مجرا دینے کے الفاظ قبول کرلئے جائیں تو پھر پٹہ دار کے شکمیدار اور حصہ دار محروم ہوجائینگے - اس واسطے یہ ترمیم قبول نہیں کی جاسکتی - اس ترمیم کے سلسلہ میں متعدد چیزیں کہی گئی ہیں - ایک تو یہ کہا گیا کہ موجودہ حکومت ملک کو برباد کر رہی ہے - یہ حکومت کمزور حکومت ہے - آبکاری کے سب عہدہ دار رشوت لے رہے ہیں - ایک صاحب نے یہ بھی کہا کہ ”آبکاری اندھیری،، اور ” مالگزاری عمر گزاری ،، ہے - ایک صاحب نے یہ کہا کہ آبکاری کے منسٹر صاحب کو دیہات کا تجربہ نہیں ہے - اسلئے قانون آبکاری میں ایسی ترمیمات لائی گئی ہیں - ایک اور صاحب نے کہا کہ ضمانت بھی لیجاتی ہے جب ٹری ٹیکس کی رقم پیشگی وصول کرتے ہیں تو پھر اس دفعہ میں اس ترمیم کی ضرورت نہیں تھی - ایک دوسرے آنریبل ممبر نے فرمایا کہ باوجودیکہ قولداروں کو علم نہیں ہوتا مگر زبردستی حکومت اون سے ٹری ٹیکس وصول کرتی ہے جو ظلم ہے - یہ بھی کہا گیا کہ ہر سشن میں آبکاری ایکٹ میں ترمیمات لائی جاتی ہیں اسلئے ایسی ترمیمات کی اجازت نہ ہونی چاہئے وغیرہ - لیکن جو ترمیم پیش کی گئی ہے وہ منظور کرنی چاہئے یا نہ کرنی چاہئے اون کے بیانات اس امر سے متعلق نہیں ہیں بلکہ ہاؤز کو متاثر کرنے کے لئے یہ چیزیں بیان کی گئی ہیں - اسلئے ان چیزوں کا جواب دینے کی ضرورت ہوگی - آبکاری کے انسپکٹران کے منجملہ خاص طور پر پرتاپ ریڈی صاحب سب انسپکٹر کا نام لیکر کہا گیا کہ وہ رشوت لینے کے عادی ہیں اسلئے اس قسم کی ترمیمات سے انسپکٹران آبکاری کو رشوت لینے کا موقع ملتا ہے - اسکے متعلق میں اتنا کہنا کافی سمجھتا ہوں کہ ہمارے آنریبل ممبران میں سے ایک صاحب

نے اس کے متعلق شکایت کی میں نے اس کی تحقیقات کے متعلق حکم دیا کہ آنریبل ممبر کو اطلاع دیکر اون کے مقابلہ میں تحقیقات کی جائے - لیکن جب تحقیقات کے لئے عہدہ دار مقام پر گئے تو باوجود اطلاع کے اس تحقیقات میں حصہ لینے سے انکار کیا گیا - اسکے بعد حتی الامکان میں نے کوشش کی کہ ان شکایتوں کی اصلیت معلوم کی جائے - لیکن میری کوششوں کے باوجود کوئی شہادت پرتاپ ریڈی کے خلاف نہیں ملی - اس پر میں نے ہوم منسٹر صاحب کو لکھا کہ یہ شخص خطرناک عہدہ دار بیان کیا جاتا ہے اس لئے خفیہ سے اسکی تحقیقات کرائی جائے - خفیہ سے رپورٹ آئی کہ انکے مقابلہ میں کوئی شہادت نہیں ملی - بغیر کسی شہادت کے ہم کسی شخص کو سزا نہیں دے سکتے - اس وجہ سے انکے خلاف جو کارروائی تھی وہ ختم کی گئی - میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل ممبر کو کچھ مغالطہ ہوا ہے - ان کا تحقیقات کے وقت ہی ورنگل سے تبادلہ کردیا گیا اور اب شاید وہ محبوب نگر رینج پر ہیں -

اس بل کے متعلق ایک چیز یہ کہی گئی ہے کہ موجودہ حکومت ملک کو برباد کر رہی ہے اور یہ ترمیم کاشتکاروں کو تباہ و برباد کرنے کے لئے پیش کی گئی ہے - میں یہ نہیں کہنا چاہتا تھا لیکن اسکے جواب میں کہنے پر مجبور ہوں کہ کونسی حکومت ملک کو برباد کر رہی ہے - سب جانتے ہیں کہ اخباروں میں تلنگانہ میں دو ہزار دیہات پر ایک حکومت قائم ہونے کی خبر شائع ہوئی تھی - اگرچیکہ وہ حقیقت میں قائم نہیں ہوئی لیکن وہاں ایک دہشت پھیلی ہوئی تھی - قتل و خون اور غارت گری کا ایک چرچا ہو رہا تھا - کوئی شخص امن کے ساتھ اپنے مکان میں نہیں رہ سکتا تھا - اگر وہ حکومت قائم رہتی تو کیا ہوتا معلوم نہیں - یہ تو موجودہ حکومت ہی کا نتیجہ ہے کہ تمام لوگ اپنے اپنے گھروں میں آرام کی نیند لیتے ہیں اور ہمارے آنریبل ممبرس کو ایوان میں اطمینان سے بیٹھکر حکومت پر نکتہ چینی کرنے کا موقع ملا ہے - اسکے باوجود یہ کہنا کہ موجودہ حکومت برباد کر رہی ہے حقیقت کے خلاف ہے - میں تو یہ کہونگا کہ موجودہ حکومت کی بدولت ہی ملک میں امن قائم ہے اور موجودہ حکومت کی بدولت ہی ترقی ہو رہی ہے - میں آنریبل ممبرس سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ دفعہ ۱۳ الف اور ب میں وہ کونسی چیز ہے جس سے ملک برباد ہوتا ہے - اس میں تو یہ بتلایا گیا ہے کہ اگر کوئی بلا نمبر اندازی کے درخت تراشے تو ہم ٹری ٹیکس (Tree Tax) وصول کرینگے - قولدار اور پٹے دار کو درخت تراشے جانیکی اطلاع نہ ہو تو پٹہ دار یا قولدار سے رقم وصول نہیں کی جائیگی - تراشنے کی ساڑھے چار مہینے کی مدت ہے - اس مدت میں وہ اطلاع دے تو اس پر کوئی ذمہ داری نہیں رہتی - پٹہ دار کو فی روپیہ چار آنے ملتے ہیں اور سرکار کو ۱۲ آنے - اور اگر ۱۰ آنے ۸ پائی قولدار کو ملتے ہیں تو پٹہ دار کو ۵ آنے ۴ پائی ملتے ہیں -

مسٹر اسپیکر - کیا آنریبل منسٹر اور زیادہ وقت لینگے ؟

شری کے - وی - رنگا ریڈی - مجھے تمام مباحث کا جواب دینا ہے -

مسٹر اسپیکر - اب ۴ بجکر ۳۵ منٹ ہوئے ہیں - ہم پھر ۵ - ۵ بجے ملینگے -

The House then adjourned for recess till Five Minutes Past Five of the Clock.

The House re-assembled after recess at Five Minutes Past Five of the Clock.

[*Mr. Deputy Speaker in the Chair*].

(As there was no quorum the Deputy Speaker the bell was rung once again.)

Mr. Deputy Speaker : Shri Rangareddy, Minister for Excise.

Shri M. Buchiah (Sirpur) : There is no quorum even now Sir.

Shri V. D. Deshpande : The hon. Minister has just completed the quorum.

Mr. Deputy Speaker : There is quorum ; we shall proceed with the discussion.

L.A. Bili No. XIX of 1954, the Hyderabad Abkari (Amendment) Bill, 1953

شری کے - وی - رنگا ریڈی - مسٹر اسپیکرسر - دفعہ ۱۳ الف اور ب میں جو ترمیم پیش کی گئی تھی اسکے متعلق میں عرض کر رہا تھا اس میں بہت سی چیزیں ایسی کہی گئی ہیں جنکا ترمیم سے کوئی تعلق نہیں ہے اسلئے میں انکا جواب دینا غیر ضروری سمجھتا ہوں - ان دفعات کے جو اثرات ہونگے وہ بیان کرکے میں اپنی تقریر ختم کردیتا ہوں - اس سے پہلے بھی میں نے کہا ہے کہ پٹہ دار یا کاشتکار پر اسکا کوئی مضر اثر پڑنے والا نہیں ہے - اگر وہ لاعلم ہوں تو بھی ان پر کوئی اثر نہیں پڑیگا -

دفعہ ۱۳ ب کی روسے رقم خزانہ میں داخل کرنے کا حکم دیا گیا ہے خواہ رقم کتنی ہی خفیف ہو یا کثیر - اسکی تائید میں بحث کرتے ہوئے یہ کہا گیا کہ ایک دو جھاڑوں کی رقم کے لئے بھی تحصیل میں پیروی کی زحمت اٹھانی پڑیگی اور خرچہ اصل رقم سے بھی بڑھ جائیگا - ان تمام چیزوں کو پیش نظر رکھکر ہم نے یہ انتظام کیا ہے کہ صد فیصد رقم انہیں ملے - کیونکہ سنہ ۱۳۶۱ ف کی شکایتوں سے اندازہ کیا گیا ہے کہ

۱۰ فیصد رقم انکو مل سکی - اس انتظام کے لحاظ سے فیس منی آرڈر منہا کرنے کے بعد باقی روپیے مل سکینگے - اسلئے میں ھاؤز سے اپیل کرتا ھوں کہ میں نے جو ترمیم پیش کی ھے اسکو قبول کرلیا جائے اور جن آنریبل ممبرس نے ترمیمات پیش کی ھیں وہ ان سے دستبردار ھو جائیں -

Mr. Deputy Speaker: I will now put the amendments to Clause 14 to vote. The question is :

" That for section 13-A proposed to be inserted by Clause 14 of the Bill the following be substituted namely :

" When sendhi-yielding abkari trees are tapped wihout licence, the tax due shall be recoverable from the lessee."

The motion was negatived.

Mr. Deputy Speaker: The question is :

" That at the end of sub-section (2) of section 13-B proposed to be inserted by clause 14 of the Bill, add the following proviso, namely :

" Provided that if the owner or/and any other person having interest in the land may get the deposit credited to the revenue assessment due on the said land, and if in this respect a share of a tenant on the land is so credited, he shall be entitled to deduct the sum so credited from the rent payable by him to the owner of the land."

The motion was negatived.

Mr. Deputy Speaker: The question is :

" The Clause 14 stand part of the Bill "

The motion was adopted.

Clause 14 was added to the Bill.

Mr. Deputy Speaker: The question is :

" That Clauses 15 to 17 stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Clauses 15 to 17 were added to the Bill

Clause 18

Shri J. Anand Rao (Sirsilla-General): I beg to move:

" That sub-section (2) of section 19-A to be inserted by Clause 18 of the Bill be omitted."

Mr. Deputy Speaker: Amendment moved :

" That sub-section (2) of section 19-A proposed to be inserted by Clause 18 of the Bill be omitted."

* شری جے۔آنند راؤ - مسٹر اسپیکرسر - میں نے جو ترمیم لائی ہےوہ دفعہ ۱۹ (اے) سے متعلق ہے - اس دفعہ کے سب سکشن کو حذف کرنے کے لئے میں نے اپنی ترمیم پیش کی ہے - دفعہ ۱۹ کے لحاظ سے ان اشخاص کے لئے جو مخصوص جرائم کے مرتکب ہوتے ہیں خاص سزائیں مقرر کی گئی ہیں جو پرانے ایکٹ کی دفعات ۳۱ - ۳۲ اور ۳۴ سے تعلق رکھتی ہیں - ہم یہ دیکھتے ہیں کہ جب کبھی ان دفعات کے تحت ارتکاب جرم ہوتو انکے خاطیوں کے لئے سخت سے سخت سزا تجویز کی جاتی ہے - جیسے سرکاری آبکاری کا درخت کاٹا جائے یا سیندھی یا شراب ناجائز طور پر رکھے یا فروخت کرے تو ایسے شخص کو بلا حکم نامے کے گرفتار کرسکتے ہیں اور انہیں چھ ماہ کی قید یا ایک ہزار روپیہ جرمانہ کیا جاسکتا ہے ۔ اسی طرح اگر کوئی شخص بدنیتی سے شراب میں کوئی اور چیز ملاکر دھوکہ سے فروخت کرے تو اسکو بھی پانسو روپیہ جرمانہ اور تین ماہ قید کی سزا دیجاسکتی ہے - اسی طرح دفعہ ۳۴ کے تحت کانشیسلی (Consciously) جو شراب ناجائز طور پر برآمد کی گئی ہے یا قبضہ میں ہو یا خریدی جائے تو اسکے متعلق بھی سزا دینے کی گنجائش رکھی گئی ہے - ایسی صورت میں خاطی کو ایک ہزار روپیہ تک جرمانہ کیا جاسکتا ہے مختصر طور پر یہ کہ جو شخص بھی جنکا میں نے تذکرہ کیا ہے کسی جرم کا ارتکاب کرے تو بلا حکم نامہ کے اسے گرفتار کرنے کا اختیار حاکم مجاز کو دیا گیا ہے اور وہ عدالت کے سامنے پیش ہونے پر مچلکہ یا ضمانت پر رہا ہوسکتا ہے - اسکے علاوہ بھٹی ہو یا بار برداری ہو تو اسکی تلاشی لینے کے بھی اختیارات حاکم مجاز کو (جو بھی مقرر کیا گیا ہو) دئے گئے ہیں - اس طرح خاص خاص پابندیوں کی خاص خاص صورتیں مقرر کردیگئی ہے لیکن اسکے باوجود دفعہ ۱۹ (اے) کا جو اضافہ کیا جا رہا ہے اس سے سزا میں مزید اضافہ ہو رہا ہے - دفعہ ۱۹ (اے) میں اس حدتک اضافہ سے مجھے انکار نہیں ہے کہ (۱۹ - اے) جو بڑھایا گیا ہے اس سے تو میں متفق ہوں - لیکن اسکے بعد ۱۹ - اے میں سکشن (۲) جو بڑھایا گیا ہے اسکے تحت گورنمنٹ کو یہ اختیار ہے کہ ناجائز شراب سیندھی یا منشی اشیاء کی درآمد میں جو بنڈی بیل گاڑی گھوڑا استعمال ہوتے ہیں انہیں بھی ضبط کرلے - اسطرح سزا لامتناہی بنجاتی ہے - میں آنریبل منسٹر سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ سزاؤں کو اسقدر بڑھانے کی کیوں ضرورت ہے - میں سمجھتا ہوں کہ سکشن ۱۹ کے تحت جو سزائیں دیجاتی ہیں وہ کافی ہیں - کوئی شخص اسقدر بیحیا تو نہیں ہوتا کہ ضمانت اور مچلکہ پر چھوٹنے کے بعد جرمانہ یا قید کی سزا بھگتنے کے بعد بھی ایسے اعمال کرے - میں سمجھتا ہوں کہ ان دفعات کے تحت بعض مخصوص لوگوں کو یا کسی خاص طبقے والوں کو لایا جائیگا - اسلئے میں کہونگا کہ جو سکشن بڑھایا

جا رہا ہے میں اسکی مخالفت کرتا ہوں ۔ میں آنریبل منسٹر سے امید کرتا ہوں کہ وہ اسکی تشریح کرینگے ۔ میں پرارتھنا کرتا ہوں کہ وہ یہ ترمیم واپس لیں ۔

* **شری کے ۔ وینکٹ رام راؤ** (چنا کنڈور)۔ اسپیکر سر ۔ اس سے پہلے بھی میں گذشتہ سیٹنگ میں عرض کیا تھا کہ آنریبل منسٹر آبکاری کسی قدر جلد بازی کے ساتھ ہر سکشن میں اپنے صیغہ سے متعلق کچھ نہ کچھ ترمیمات لانے کا شوق رکھتے ہیں ۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ امنڈمنٹ پیش کرتے وقت یہ دیکھنے کی زحمت گوارہ تک نہیں کی جاتی کہ آیا وہ امنڈمنٹ ان آرڈر ہے یا نہیں ۔ اسکی ضرورت ہے بھی یا نہیں ۔ دفعہ ۳۹ کی موجودگی میں دفعہ ۳۹ ۔ اے کے بڑھانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ۔ آنریبل ممبرس کو یاد ہوگا کہ دوسرے سشن میں ایک ایکٹ کے ذریعہ دفعہ ۳۹ کی ترمیم کی گئی تھی۔ اسکے باوجود ۔ ۱۹ ۔ اے بڑھانے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔ جو غیر ضروری مہمل اور بے معنی ہے ۔

وجہ یہ ہے کہ ” مکھی کی مھکی ۔ میرے بھائی نے لکھی “ ۔ مدراس میں جیسا ہے ویسا ھی رکھدئے ۔ اس نقل میں غلطیاں سرزد ہوئی ہیں ۔ نقل کرنے میں ایک آدہ جگہ لفظی فرق رکھا گیا ہے ۔ سنہ ۲ ۵ ع کے دوسرے سشن میں ۳۹ الف کی ترمیم پیش کی گئی ۔ دفعہ ۳۹ میں ترمیم پیش کی گئی ۔ سابقہ دفعہ ۳۹ کو حذف کرکے ایک دفعہ ۳۹ وضع کیا گیا ۔ وہ یہ ہے کہ

Section 39 (1): Where an offence punishable under this Act is proved to have been committed, the liquor, intoxicating drug,

اب سیندھی کا لفظ اضافہ ہوا ہے ۔

mowha flowers, still, utensils, implements or apparatus in respect or by means of which an offence has been committed shall be liable to confiscation by order of the Court,

(2) Any receptacle package or covering in which any of the articles, liable to confiscation under sub-section (1) is found and the other contents, if any of such receptacle, package or covering, and the animals carts vessels lorries or other conveyances used in carrying any such articles shall likewise be liable to confiscation by order of the Court."

یہاں کچھ الفاظ کا فرق ہے ۔ اسپرٹ میں کوئی فرق نہیں ہوا ہے ۔ دفعہ ۳۹ پر کئی مباحث ہونے کے بعد آنریبل منسٹر کی جانب سے دوپراویژو بڑھائے گئے تھے ۔ جو یہ ہیں :—

" Provided that no such animal, cart, vessel, lorry or other conveyance shall be confiscated if the owner thereof satisfied the Court that he has exercised due care in preventing the commission of the offence,'

اسکے بعد ضمن (۲) یہ ہے جو اضافہ کیا گیا تھا ۔

" Provided that no order has been passed by a Court in respect of such article, or no case for trial of an offence in respect thereof has been instituted in any Court."

سکشن ۳۹ میں اب ترمیم پیش کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔ اس مسئلے میں بیل بنڈی سواری ضبط کرنے میں کسقدر انصاف یا نا انصافی ہے میں ان مباحث میں نہیں جانا چاھتا ۔ صرف یہ کہونگا کہ یہ دونوں دفعات میں کوئی فرق نہیں ہے ۔ ذرا فٹنگ کرنے والے نے محض اسلئے کہ وہ مدراس کے ایکٹ میں ہے یہاں رکھدیا اور بہر طرفہ یہ کہ جو پراویزو اتنے بحث و مباحثہ کے بعد یہاں بڑھائے گئے تھے وہ ندارد ہیں ۔ اگر وہ رکھے جاتے تو ہم سمجھتے کہ نقل بھی کئے ہیں تو عقل کے ساتھ کئے ہیں ۔ یہ بحث کی جاسکتی ہے کہ ورڈ " اکسائیزیبل آرٹیکل " سیندھی کو کور (Cover) نہیں کرتا اسلئے لایا گیا ہے لیکن سکشن (۱۹) اے کے ضمن (۲) کے پراویزو کو میں ملاحظہ میں لاتا ہوں ۔

" Provided that if the article seized is sendhi or wash which is liable to speedy and natural decay ·······"

یہاں اکسائیزیبل آرٹیکلس میں سیندھی بھی داخل ہے ۔ میں آنریبل منسٹر سے ادباً استدعا کرونگا کہ وہ ۱۹ ۔ الف کو حذف کریں ۔ ورنہ ایوان کے ۱۷۰ ممبرس نے جو قانون یہاں بنایا ہے وہ بیکار متصور ہوگا ۔ میں امید کرتا ہوں کہ وہ اسکو ملحوظ رکھینگے ۔ اگر آپ ایزھیاو اٹ ۔ نوزھیاواٹ (Ayes have it—Noes have it) کے ذریعہ بل پاس کرالیں تو یہ کوئی ٹھیک بات نہوگی ۔ یہاں یہ چیز کہی جاتی ہے کہ بیل بنڈی لینے یا ضبط کرنے کا جو اختیار ہے ۱۹ ۔ کے لحاظ سے ۔ کوئی نیک نیتی ثابت کرنے کی گنجائش نہیں ہے ۔ ۳۹ میں اسکو بعض سہولتیں مہیا کی گئی ہیں ۔ دونوں دفعات میں جو تکرار آگئی ہے اسکو عدالتوں کی صوابدید پر چھوڑ دینا کہ وہ جو چاھیں تعبیر کرلیں یہ ٹھیک نہیں ۔ اس سلسلے میں آنریبل منسٹر سے عرض کرونگا کہ دفعہ ۱۹ (الف) کو حذف کرنے کی جو ترمیم لائی گئی ہے اسکو قبول کرلیں ۔ اور اس دفعہ کو نکالدیں ۔

شری کے ۔ وی ۔ رنگا ریڈی ۔ اسپیکرسر ۔ دفعہ ۱۹ (الف) کے ضمن (۲) کو حذف کرنے کے لئے جو ترمیم آئی ہے اس سلسلے میں میرے لائق دوست اس کو تو تسلیم کرتے ہیں کہ ۳۹ میں جو احکام مدون کئے گئے ہیں وہ تو قائم رہینگے ۔ چنانچہ انکے متعلق کوئی ترمیم بھی پیش نہیں کی گئی ہے ....

شری کے ۔ وینکٹ رام راؤ ۔ میں ۱۹ کو حذف کرنے سے متعلق کہہ رہا تھا ۔

شری کے ۔ وی ۔ رنگا ریڈی ۔ میں ۳۹ کے بارے میں کہہ رہا ہوں ۔ وہ تو اپنی جگہ قائم ہے جس میں بار برداری کو ضبط کرنے کا حکم ہے ۔ دفعہ ۳۹ قائم رہتا ہے

تو ۱۹ کا رهنا بهی لازمی هے - دونوں دفعات ایک هی نوعیت کے اشیاء کو ضبط کرنے کے تعلق هیں - لیکن ۱۹ اس صورت میں متعلق هوتا هے جبکه انسپکٹر کو جرم کی اطلاع هوتی هے - وه اسکو ضبط کر کے اعلی عہده دار آبکاری کے پاس پیش کر تا هے - اگر خلاف ورزی ثابت نہو تو اعلی عہده دار چهوڑ دیتا هے - ۳۹ میں یه هے که جب کارروائی عدالت میں پیش هوتو وهاں ثابت هوتا هے یا نہیں - انسپکٹر جو کارروائی کرتا هے وه ابتدائی نوعیت کی هے - اور انہیں جرم میں دخل دینے کا اختیار نہیں - یہاں جو قانون کا نقص تها اسکو رفع کرنے کے لئے یه ترمیم پیش کی گئی هے - اس ترمیم کی رو سے عہده داران آبکاری کو کوئی نئے اختیارات حاصل نہیں هو رهے هیں - میں ان دفعات کو پڑھکر سناتا هوں - سابقه دفعه ۱۹ یه هے که :-

''اگر کوئی عہده دار آبکاری کوتوالی،مالگزاری یا کروڑ گیری یا کوئی شخص اجازت یافته کسی عام گزر گاه یا کهلے مقام پر کسی شخص کو کسی جرم متذکره دفعات ۳۱و۳۲ کا مرتکب پائے تو وه اس کو بلا حصول حکم نامه گرفتاری مع اس شراب یا گلمہوه کے جو اس وقت اسکے قبضه میں هو گرفتار کرسکیگا ''۔

یه عہده داران آبکاری کو مجرموں کی گرفتاری کے سلسلے میں اختیارات دئے گئے هیں - دفعه ۳۹ کے ذریعه ایسے مال یا بار براری کی چیزوں کو ضبط کرنے کا اختیار عدالت کو بهی دیا گیا هے - اور ضبط کرنے کے قابل هے یا نہیں یه جانچ کرنے کا اختیار عہده داران آبکاری کو دیا گیا هے - عہده داران آبکاری ضبط توکرسکتے هیں لیکن هراج نہیں کرسکتے - وه عدالت میں بهیجتے هیں - اعلی عہده دار کے پاس وه شئے کسطرح جائیگی - عدالت میں کیسے پیش هوگی - ابتداء میں کون اسکو گرفتار کرکے پنچنامه کریگا - اور یه دیکهیگا که آیا وه قابل ضبطی هے یا نہیں - ایسی صورت میں دفعه ۱۹ لاگو هوتا هے - دفعه (۱۹) الف - (۱) یه هے -

''جب کبهی اس قانون کے تحت قابل سزاء کسی جرم کا ارتکاب کیا جائے تو وه قابل محصول اشیاء مال - مساله آله کشید ظروف اوزار یا سامان وغیره جنکی بابت یا جنکے ذریعه ایسے جرم کا ارتکاب هوا هے قابل ضبطی هونگے '' -

جن دو اجزاء کو حذف کرنے کی ترمیم آپ نے لائی هے اس میں یه بتایا گیا هے که '' وه قابل محصول اشیاء مال - مساله - آله کشید ظروف - اوزار یا سامان وغیره جنکی بابت یا جن کے ذریعه ایسے جرم کا ارتکاب هوا هے قابل ضبطی هونگے '' اور جزو (۲) میں یه بتایا گیا هے که '' جائز طور پر درآمد یا نقل و ارسال کی هوئی یا بنائی هوئی کوئی قابل محصول شئے جو کسی ایسے قابل محصول شئے کے ساتھ یا اس کے ماسواء قبضه میں هو یا فروخت کی جائے جو ضمن (۱) کے تحت قابل ضبطی هو اور وه برتن - گٹهری اور غلاف جس میں اوپر ذکر کی هوئی کوئی ایسی قابل محصول شئے - مال مساله - آله کشید - ظروف - اوزار یا سامان هو یا پایا جائے اور اس برتن یا گٹهری کی جن میں وه هوں یا

پائی جائیں دیگر مشمولات اور وہ جانور - بنڈیاں - مرکب تری - بیڑا - لاریاں یا کوئی دیگر سواریاں جو ان کی بار برداری میں استعمال کی جائیں اسی طرح قابل ضبطی ہونگی۔،

اسکے ساتھ دفعہ ۹۰ قانون آبکاری سنہ ۱۳۱۶ف پڑھا جائے تو مطلب صاف ہو جائیگا -

شری کے- وینکٹ رام راؤ- کیا دفعہ ۳۹ میں بھی انسپکٹر کارروائی کرتا ہے -

شری کے-وی- رنگاریڈی- انسپکٹر کی کارروائی سے متعلق نہیں ہے -دفعہ ۳۹ کے ضمن ۲ میں ترمیم ہوئی ہے ضمن(۱) یہ ہے-

''جب کوئی جرم متذکرۂ قانون ھذا ثابت ہوتو وہ شراب یا منشی شئے یا گلمہوہ اور بھٹی اور آلات ظروف جو اس جرم سے تعلق رکھتے ہوں ضبط کرلئے جائیں گے''۔

یا عدالت میں جرم ثابت ہونے کے بعد ضبط کرلئے جائینگے- ضمن (۲) میں بتایا گیا ہے کہ ''اگر کوئی شئے متذکرہ ضمن (۱) دستیاب ہو لیکن اسکے متعلق کسی جرم کا ارتکاب ثابت نہ ہوتو اسکے متعلق تعلقدار حکم مناسب صادر کریگا '' -

اسی قانون کی دفعہ ۱۹ (الف) کے تحت ملزمین گرفتار کئے جاتے ہیں - اور دفعہ ۱۹ (ب) کے تحت وہ اشیاء جس کے ذریعہ جرم کا ارتکاب کیا گیا ہے - اگر جرم تعلقدار کی دانست میں ایسا ہو کہ عدالت میں پیش کئے جانے کے لائق ہے تو وہ عدالت میں پیش کرنے کا مجاز ہوگا - ویسی صورت میں عدالت مجاز ہوگی کہ اشیاء کو ضبط کرے -

دفعہ ۱۹ کو خارج کرنے کی جو ترمیم آئی ہےمیں کہونگا کہ بالکل بے محل ہے- اس ترمیم کو نہ رکھا جائے تو قانون بالکل مبہم ہو جائیگا - یہ ترمیم اسلئے پیش کی گئی ہے کہ جو ابہام اس وقت قانون میں موجود ہے اسکو رفع کیا جائے - پہلے تو یہ کہ تعلقدار کے پاس وہ اشیاء جائیں جو قابل ضبطی ہیں- تو وہ اسکا مجاز ہے کہ اگر ضرورت نہ سمجھے تو ان اشیاء کو واگذاشت کردے - دفعہ ۱۹ میں یہ بتایا گیا ہے کہ '' اگر کوئی عہدہ دار آبکاری - کوتوالی - مالگزاری یا کروڑگیری یا کوئی شخص اجازت یافتہ کسی عام گزرگاہ یا کھلے مقام پر کسی شخص کو کسی جرم متذکرہ دفعات ۳۱ - ۳۲ - ۳۴ کا مرتکب پائے تو وہ اس کو بلا حصول حکمنامہ گرفتاری معہ اس شراب یا گلمہوہ کے جو اس وقت اسکے قبضہ میں ہو گرفتار کرسکے گا- اسکے ساتھ ساتھ اس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ '' ہر شخص جو حسب دفعہ ھذا گرفتار کیا جائے عدالت یا عہدہ دار باز کے روبرو حاضر کیا جائیگا '' اسکو تعلقدار کے پاس پیش کیا جائےگا اور اگر تعلقدار عدالت میں پیش کرنے کی ضرورت محسوس کرے تو پیش کریگا - یہ بھی کہا گیا کہ مجھے ترمیات کے پیش کرنے کا شوق ہے اسلئے میں بار بار قانون آبکاری میں ترمیات لاتا ہوں - بات یہ ہے کہ مجھے شوق نہیں ہے بلکہ

آپ ہی نے خود اسکا اظہار کیا تھا - آپ ہی نے اصرار کیا تھا - آپ ہی نے کہا تھا کہ قانون آبکاری ایک ردی قانون ہے - اس میں کافی تبدیلیوں کی ضرورت ہے اسلئے میں اس ضرورت کی تکمیل کرنے کے لئے یہ ترمیات لایا ہوں جسکا میں نے خود بھی آپ سے وعدہ کیا تھا کہ آئندہ سشن میں مکمل قانون پیش کرونگا - آپ نے سلکٹ کمیٹی میں بھیجنے کی استدعا کی تھی - وہ چیز ریکارڈ میں موجود ہے اگر آپکو یاد نہیں ہے تو ملاحظہ فرماسکتے ہیں - اسکو میں کیا کروں کہ آپ کہتے ہیں اور پھر بھول جاتے ہیں - میں از خود ترمیات پیش کرنے کا شوقین نہیں ہوں - آپکا یہ کہنا بجائے خود غلط ہے - معمولی عقل سلیم رکھنے والے سمجھتے ہیں کہ دفعہ ۱۹ الف و ب اور دفعہ ۴۹ قانون آبکاری ایسی دفعات ہیں جنکی ایک دوسرے کے بغیر تعمیل نہیں ہوسکتی - یہ لازم و ملزوم دفعات ہیں - آپ ہی کے ارشاد کی میں نے تعمیل کی اور یہ ترمیم پیش کی ہے - میں معزز ممبر سے اپیل کرونگا کہ وہ اپنی ترمیم واپس لیں - صحیح طریقہ پر کام چلانے کے لئے جو ترمیم میں نے لائی ہے وہ ضروری ہے اسکو قبول فرمائیں -

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - کیا اسکو ووٹ پر رکھا جائے -

شری جے - آنندراؤ - جی ہاں ووٹ پر رکھا جائے -

Mr. Deputy Speaker: The question is:

"That sub-section (2) of section 19-A proposed to be inserted by Clause 18 of the Bill be omitted."

The motion was negatived.

Mr. Deputy Speaker: The question is:

"That Clause 18 stand part of the Bill."

The motion was adopted,

Clause 18 was added to the Bill.

Clauses 19 to 25

Mr. Deputy Speaker: The question is:

"That Clausess 19 to 25 stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Clauses 19 to 25 were added to the Bill.

Clause 26.

Shri B. D. Deshmukh (Bhokardan-General): I beg to move :

(*a*) " That in line 4 of section 30 proposed to be substituted by Clause 26 of the Bill, between the words 'liquor' and 'is' the following words, namely—

'or sendhi'

be inserted."

(*b*) " At the end of section 30 proposed to be substituted by clause 26 of the Bill, the following new sub-clause, namely

'(2) The lessee shall be entitled for remission of the tax payable by him for the period for which the shop remains closed.'

be added."

(*c*) " Consequentially section 30 be renumbered as section 30 (1) "

Mr. Deputy Speaker: Amendment moved.

* **شری بی - ڈی - دیشمکھ** - مسٹر اسپیکرسر - میری ترمیم حالیہ مرسمہ قانون آبکاری کی دفعہ ۲٦ کے سلسلہ میں ہے جو بہت واضح اور صاف ترمیم ہے - آنریبل منسٹر یعنی موور آف دی بل نے انسداد نقض امن کے سلسلہ میں جو دفعہ (۳۰) تھی وہ جدید دفعہ کی صورت میں یہاں لاگو کی ہے - دفعہ (۳۰) میں بتایا گیا ہے کہ " نقض امن کے انسداد کے لئے عدالت یا تعلقدارکسی دکان کو جہاں شراب فروخت کی جاتی ہو ایک مناسب مدت کے لئے بند کرنے کا حکم صادر کرسکے گا ،، یہی اختیار بلدہ اور سکندرآباد میں کمشنر پولیس کو حاصل ہے - وہاں شراب کی دکان کا ذکر ہے کہ اسکو بند کرنے کا حکم جاری کرسکتے ہیں - میں اس دفعہ کو مزید تقویت پہنچانے کے لئے یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ " لکر ،، (Liquor) کا جہاں ذکر ہے اسکے ساتھ ساتھ " سیندھی ،، کا بھی اضافہ فرمایا جائے - یہی میری ترمیم ہے - اسکے ساتھ ساتھ میں یہ چاہتا ہوں کہ جب حکومت سختی کے ساتھ کوئی امتناعی حکم صادر کرتی ہے اور اس حکم کے نتیجے میں کسی کا مالی نقصان ہوتا ہے تو ایسی صورت میں چاہے کسی

خاص شخص کا نقصان ھوتا ھو یا عام اشخاص کا جس کسی پر ناجائز بار عائد ھوتا ھوتو اسکے بارکو کم کرنے کے لئے میں نے ایک دوسرا پراویژو پیش کیا ھے اور ایک ترمیم لائی ھے ۔وہ یہ ھے کہ اگر کسی وجہ سے حکومت سیندھی یا شراب کی دکان کو بند کرنے کا حکم صادر کرے تو اس کے لئے لازم ھوگا کہ گتہ دار یا اوس شراب کے دکاندار یا سیندھی کے دکاندار کو وہ ٹیکس اون ایام کی بابتہ معاف کردے جو وہ ادا کرتا ھے ۔ جب دکاندار کی بکری سرکاری حکم کی وجہ سے بند ھو جاتی ھے اور اسکو نقصان برداشت کرنا پڑتا ھے توکم ازکم وہ ٹیکس یا بیٹھک جوان ایام کی حدتک سرکار لیتی ھے معاف ھو نا چاھئے ۔ میرا تو یہ خیال ھے کہ اس حکم کی بناء پر بکری بند ھونے سے جونقصان اوس دکاندار کو ھوتا ھے وہ بھی اوسے ملنا چاھئے لیکن آجکل کے حالات کے لحاظ سے یہ چیز سمکن نہیں ھے تو کم ازکم بیٹھک وصول نہیں کرنا چاھئے ۔ جبکہ حکومت خود اسکی دکان بند کر رھی ھے وہ بلا وجہ پریشان و زیر بار ھو رھا ھے تو ایسی صورت میں جبتک اسکی دکان بند رھے بیٹھک یا معاوضہ نہیں لیا جانا چاھئے ۔ دوسرا پراویژو "سی" جو ھے وہ کانسی کوئینشل (Consequential) امنڈمنٹ ھے ۔ میں سمجھتا ھوں کہ آنریبل منسٹریعنی موور آف دی بل میرے اس امنڈمنٹ کو واجبی سمجھتے ھوئے قبول فرمائینگے ۔ اگر انکا یہ ادعاء ھے کہ قانون میں کوئی نقص نہ رھے تو مجھے امید ھے کہ وہ ضرور اس امنڈمنٹ کو قبول کرینگے ۔

* **شری کے ۔ رام ریڈی** ۔ (نلگنڈہ ۔ عام) مسٹر اسپیکرسر ۔ کلاز ۶ ۲ میں جوامنڈمنٹ آیا ھے وہ نہایت موزوں امنڈمنٹ ھے ۔ جہاں بریچ آف پیس (Breach of peace) کا اندیشہ ھوتو کمشنر پولیس کو دکانات کے بند کرنے کا اختیار ھے اس سکشن میں صرف وہ " لیکر (Liquor)"کا تذکرہ کیا گیا ھے " سیندھی " نہیں ھے اسلئے یہاں اس لفظ کو لایا گیا ھے ۔ یہی کہونگا کہ جہاں بریچ آف پیس کا امکان ھو اس مقام پر "لکر" (Liquor) کے علاوہ اگر سیندھی کی دکان بھی ھوتو وہ بھی بند ھونی چاھئے ۔ دوسری ترمیم جو ھے وہ یہ ھے کہ جب حکومت کے حکم سے دکان بند کی جا رھی ھے تو جس زمانے میں دکان بند رھتی ھے اوس زمانے کا معاوضہ دکاندار کو ملنا چاھئے اگر یہ ممکن نہیں ھے توکم ازکم اوس زمانے میں بیٹھک کی رقم یا جو ٹیکس دکاندار سے گورنمنٹ لیتی ھے وہ نہیں لینا چاھئے ۔ یہ پراویژن (Provision) اس قانون میں نہیں تھا اسلئے یہ امنڈمنٹ پیش کیا گیا ھے ۔ امید ھے کہ منسٹر صاحب متعلقہ اسکو قبول کرینگے ۔ یہ نہ تصور کیا جائے کہ یہ امنڈمنٹ ٹریژری بنچس سے نہیں آئی ھے بلکہ اپوزیشن کی طرف سے آئی ھے لہذا قابل قبول نہیں ھے ۔ بلا لحاظ اسکے میں سمجھتا ھوں کہ آنریبل منسٹر اس امنڈمنٹ پر غور فرمائینگے اور اسکو قبول فرمائینگے ۔

شری کے۔ وی رنگا ریڈی - مسٹر اسپیکرسر - اس دفعہ میں دو ترمیمات لائی گئی ہیں کہ ایک تو یہ کہ اس میں الفاظ ''سیندھی،، کا اضافہ کیا جائے - دوسرے یہ کہ بند شدہ زمانہ کا معاوضہ دیا جائے - پہلی ترمیم تو شائد اصل قانون آبکاری کے نہ دیکھنے کی وجہ سے پیش کی گئی ہے - قانون آبکاری کے تحت لکر (Liquor) میں سیندھی بھی داخل ہے میں نے اس سلسلہ میں کوئی ترمیم پیش نہیں کی - قانون آبکاری میں بعض احکام سیندھی اور شراب سے یکساں متعلق ہیں - بعض ایسے ہیں جو صرف سیندھی سے متعلق ہیں اور بعض صرف شراب سے - شراب میں بھی دیسی - ہندوستانی اور ولایتی شرابوں کی علحدہ علحدہ تعریف کی گئی ہے - لیکن شراب کی جو تعریف کی گئی ہے وہ حسب ذیل ہے - ''شراب میں ہر قسم کا عرق خواہ قدرتی ہو یا مصنوعی داخل ہے جس میں الکحل موجود ہو ،، یعنی جس شئے میں الکحل موجود ہے شراب کی تعریف میں داخل ہے - سیندھی قدرتی لیکن مصنوعی طریقے سے برآمد کی جاتی ہے لیکن ہر حالت میں اس میں الکحل موجود ہے اس واسطے وہ شراب کی تعریف میں داخل ہے -

شری کے۔ وینکٹ رام راؤ - سیندھی کی علحدہ تعریف کیوں کی گئی ؟

شری کے۔ وی۔ رنگا ریڈی - اسکی علحدہ تعریف آپ کے سمجھنے کے لئے ہی کیگئی ہے -

شری کے۔ وینکٹ رام راؤ - شراب اور لکر کی بھی علحدہ علحدہ تعریف کی گئی ہے -

شری کے۔ وی۔ رنگا ریڈی - آپ کو اعتراض کرنے کی زحمت نہ ہونے کے خیال سے ہی میں نے پہلے کہا تھا - شراب کی تعریف مرسمہ قانون میں نہیں ہے - اصل قانون میں شراب کی جو تعریف ہے وہ اون سب پر حاوی ہوتی ہے جس میں الکحل موجود ہو اس واسطے میں نے شراب لکھا ہے . . . . . .

شری بی۔ ڈی۔ دیشمکھ - کیا آپ میڈیکلی (Medically) یہ دعوی کرسکتے ہیں کہ سیندھی میں الکحل ہوتا ہے ؟

شری کے۔ وی۔ رنگا ریڈی - اگر الکحل نہ ہوتو وہ سیندھی نہیں ہوتی وہ نیرہ ہوتا ہے - جہاں کہیں الکحل ہوتا ہے وہاں یہ قانون متعلق ہوجاتا ہے - آبکاری کے پورے احکام اوس سے متعلق ہیں جس میں الکحل کا حصہ موجود ہو - اس واسطے

یہاں جو شراب کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں اس میں سیندھی داخل ہے ۔ اس وجہ سے سیندھی کے الفاظ اضافہ کرنے کی ضرورت نہیں ۔ دوسری ترمیم بند شدہ زمانہ کے لئے معاوضہ دینے کے متعلق ہے ۔

شری بی ۔ ڈی ۔ دیشمکھ ۔ بیٹھک معاف کرنے کے متعلق ہے ۔

شری کے ۔ وی ۔ رنگا ریڈی ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جتنی رقم آبکاری کی لیجاتی ہے اوس میں سے ان دنوں کی رقم منہا کرنا یا پورا زر تعہد دیتے ہوئے نقد معاوضہ دینا چاہئے ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جتنے زمانہ تک وہ بند رھیگا اوسکے زر تعہد کا مطالبہ نہ کرنے کے لئے یہ ترمیم لائی گئی ہے ۔ لیکن معاملات شراب سیندھی کے مد نظر اگر یہ رقم مجرا دیجائے تو پیچیدگیاں پیدا ہونے کا اندیشہ ہوگا ۔ فرض کیجئے کہ سیندھی تراشی جاتی ہے تراشنے کے بعد دوکان پر لائی جاتی ہے اپکن بیچنے سے منع کردیا جاتا ہے لیکن اگر اوس دن کوئی شخص شراب یا سیندھی نہ بیچے تو وھی دوسرے روز خرچ ہو جاتی ہے ۔ اس وجہ سے اوسکو نقصان نہیں ہوتا ۔ اسکے علاوہ تعہد دینے کے پہلے ہم یہ شرط بھی رکھتے ہیں کہ اگر کسی وجہ سے سررشتہ آبکاری شراب سپلائی کرنے سے قاصر رہے تو اسکی وجہ سے دکان جتنی مدت کے لئے بند رھیگی برابر اسکا ماھوار مجرا دیا جائیگا اور نقصانات دئے جائینگے ۔ اگر ۱۵ دن سربراھی نہ ہوسکے تو اسکے تمام ملازمین کا خرچہ ۔ دکان کا کرایہ ۔ اور وہ منافع جو اوسکو اس زمانہ کے لئے ہونے والا تھا یہ سب دینے کے لئے سررشتہ آبکاری ذمہ داری لیتا ہے ۔ لیکن اگر نقض امن کا اندیشہ ہو خواہ بہ تعلق دکان ہو یا کسی اور وجہ سے ہو یا فرقہ وارانہ جھگڑے ہوں اور شراب اور سیندھی پینے کی وجہ سے جھگڑوں میں شدت پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتو بلدہ وسکندرآباد میں کوتوال بلدہ اور اضلاع میں کلکٹر اور عدالتیں دکانات بند کرنے کے احکامات دے سکتی ہیں ۔ اسکے علاوہ بہ وقت ہراج یہ شرط بھی رکھی جاتی ہے کہ اگر نقض امن کا اندیشہ ہو اور دکانات بند کرنے کی نوبت آئے تو ایسی صورت میں کوئی رقم مجرا نہیں دیجائیگی ۔ لینے والا یہ سمجھ کر ہی لیتا ہے کہ دکان بند کرنے کی صورت میں بھی رقم ادا کرنا پڑیگا چنانچہ اسی تناسب سے وہ ہراج میں بولی لگاتا ہے ۔ یہ ایک قسم کا معاہدہ ہوتا ہے اور معاہدہ کی شرط میں یہ چیز درج کی جاتی ہے ۔ لینے والا ان شرائط کی پابندی کے ساتھ ہی ہراج میں بولی بولتا ہے ۔ ایسی صورت میں یہ کہنا کہ معاوضہ دینا چاہئے یا اوس زمانہ کا زر تعہد کا مطالبہ نہ کرنا چاہئے درست نہیں ہوسکتا ۔ جب ڈسٹلری فیل ہو جاتی ہے یا جب شراب ندی حائل ہونے کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے برابر سپلائی نہ کیجا سکتی ہوتو مستاجروں کو جو نقصان ہوتا ہے وہ مجرا دیاجاتا ہے ۔ لیکن نقض امن کے اندیشہ کے تحت اگر دکان بند ہو جائے تو اوس زمانہ کی حدتک رقم

مجرا نہیں دیجاتی ۔ یہ شرط قانون میں رکھی گئی ہے ۔ اس طرح بند رکھنے کی وجہ سے مستاجروں کو نقصان نہیں ہوتا ۔ وہ یہ دیکھ کر ہی لیتا ہے آیا اس طرح اگر دکان بند رهیگی تو کیا وہ بچی ہوئی سیندھی یا شراب بک سکیگی یا نہیں ۔ اس لئے جو ترمیمات میں نے لائی ہیں وہ بجنسہ قائم رکھنا چاہئے اور جو ترمیمات اوس جانب سے پیش کی گئی ہیں اون کے متعلق میں اپیل کرتا ہوں کہ وہ واپس لے لی جائیں ۔

Mr. Deputy Speaker: Does Shri Deshmukh want his amendment to be put to vote?

Shri B. D. Deshmukh: Sir, I beg leave of the House to withdraw my amendment.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Deputy Speaker: The question is :

" (*b*) That at the end of section 30 proposed to be substituted by clause 26 of the Bill, the following be added as new sub-clause, namely :

'(2) The lessee shall be entitled for remission of the tax payable by him for the period for which the shop remains closed."

The motion was negatived.

Mr. Deputy Speaker: The question is :

" That Clause 26 stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Clause 26 was added to the Bill.

Clause 27.

Shri B. D. Deshmukh: Sir, I beg to move :

" (*a*) That in line 6 of section 31 of the Act proposed to be substituted by Clause 27 of the Bill, for the word 'and' the word 'or' be substituted.

(*b*) That in line 4 of the proviso to section 31 of the Act proposed to be substituted by clause 27 of the Bill for the word 'and' the word 'or' be substituted."

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ کلاز (۲۸) میں جو امنڈمنٹ ہے وہ اسی کے مماثل ہے اگر دونوں کو ایک ساتھ لے لیا جائے تو ۔

شری بی - ڈی- دیشمکھ - کلاز بائی کلاز لیا جائے تو مناسب ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Amendment moved.

" (*a*) That in line 6 of section 31 of the Act proposed to be substituted by Clause 27 of the Bill for the word 'and' the word 'or' be substituted.

(*b*) That in line 4 of the proviso to section 31 of the Act proposed to be substituted by Clause 27 of the Bill for the word 'and' the word 'or' be substituted."

* **شری بی - ڈی- دیشمکھ** - میری ترمیم دفعہ (۲۷) کے لئے ہے جسکے ذریعہ قانون آبکاری حیدرآباد بابتہ سنہ ۱۳۱۶ ف کی دفعہ (۳۱) کو حذف کرکے اوسکی بجائے ایک جدید ترمیمی دفعہ قائم کی گئی ہے اس دفعہ میں عام طور پر قانون آبکاری کی خلاف ورزی کے سلسلہ میں جو سزائیں دیجاتی ھیں اور عدالتوں کو سزا دینے کا جو حق رکھا گیا ھے اوس کے لئے میری ترمیم ھے -

آنریبل موور آف دی بل نے اپنا جو نظریہ اس ھاؤز کے سامنے پیش کیا اوس سے واضح ھوتا ھے کہ وہ اس قانون میں زیادہ سے زیادہ شدت پیدا کرنے کی کوشش کر رھے ھیں - کسی قانون کے ذریعہ سزا دینے کا جو مقصد ھوتا ھے وہ کسی انتقامی جذبہ کے تحت نہیں ھوتا ھے بلکہ اصلاح کے جذبہ کے تحت سزائیں رکھی جاتی ھیں - لیکن قانون آبکاری میں قدم قدم پر یہ کوشش کی گئی ھے کہ خلاف ورزی کرنے والے سے کیسے انتقام لیا جائے - اور اسی نقطہ نظر سے دفعہ (۲۷) مدون کی گئی ھے - ایک سزا تو یہ رکھی گئی ھے کہ اگر کوئی شخص دفعات ۸-۹-۱۰ (اے) اور ۱۱ اور ۱۲ کی خلاف ورزی کرتا ھے تو اسکو عدالت ایک ھزار روپیہ جرمانہ کرسکتی ھے - اسکے ساتھ ساتھ موور آف دی بل نے اس سزا کو کافی نہیں سمجھا بلکہ سزا قید کی بھی گنجائش رکھی ھے - تعزیری جرائم کے سلسلہ میں عام طور پر دو سزائیں ضرور ھوتی ھیں لیکن ان دونوں میں امتیاز کیا جاتا ھے اور یہ کوشش کی جاتی ھے کہ اگر عدالت سزائے قید مناسب نہ سمجھے تو جرمانہ کرسکتی ھے - لیکن جرم کی نوعیت کے لحاظ سے سزا دینے کا اختیار رکھا گیا ھے - آلٹرنیٹ (Alternate) طریقہ سے ایسی سزائیں رکھی جاتی ھیں لیکن اس دفعہ میں ھم دیکھیں تو معلوم ھوگا کہ یہاں لفظ اینڈ (And) رکھا گیا ھے جسکی وجہ سے سزائے قید اور سزائے جرمانہ دونوں سزائیں صادر کی جانا لازمی ھی - میری ترمیم یہ ھے کہ جو سزائیں رھینگی وہ اپنی جگہ پر رھینگی لیکن عدالت کو یہ ڈسکریشن (Discretion) دیا جا رھا ھے کہ وہ جو سزا چاھے دے - چنانچہ میری جو امنڈمنٹ رھیگی وہ یہ ھوگی -

'Whoever contravenes any of the provisions of section 8, section 9, section 10, sub-section (1) of section 11 or 12 of this

Act shall, on conviction before a Magistrate, be punished for each such offence with fine which may extend to one thousand rupees or with imprisonment for a term which may extend to six months.'

میں نے " اینڈ " کی بجائے " آر " کے الفاظ رکھے ہیں تاکہ عدالت اپنے اختیار تمیزی پر عمل کرے - روز مرہ کے کاروبار میں ہم دیکھتے ہیں کہ سیندھی شراب پینے والے اسکے مرتکب ہوتے ہیں - اسلئے ایک ہزار روپیہ جرمانہ جو رکھا گیا ہے وہ عام طور پر لوگوں کی مالی حالت کے مد نظر زیادہ ہے - گو عدالت پر یہ لازمی نہیں ہے کہ انتہائی جرمانہ ہی کرے - لیکن اسکے ساتھ ساتھ سزائے قید بھی لازمی گردانی گئی ہے جو میں سمجھتا ہوں کہ ناجائز اور سختی کا موجب ہوگا - اس لئے اگر آنریبل موور آف دی بل میری ترمیم کو قبول کرلیں تو کوئی قباحت نہ ہوگی -

دوسری چیز میں نے اس دفعہ کی پراویزو (Proviso) کی سطر چار میں جو ترمیم لائی ہے وہ بھی اسکے مماثل ہے -

" Provided that if a person convicted of any one or more of the said offences is convicted on a subsequent occasion for any of the same offences, he shall be liable to be punished for each such offence with imprisonement for a term which may extend to one year or with fine which may extend to two thousand rupees"

یہاں نہ صرف اوپر کی سزا کو دوگنا کیا گیا ہے بلکہ سزائے قید کو بھی لازمی گردانا گیا ہے - میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل موور آف دی بل ان تمام چیزوں کے پیش نظر جو میں نے انکے سامنے رکھی ہیں اس ترمیم کو قبول فرمائینگے اور انتقامی جذبہ کے تحت انہوں نے جو ترمیم قانون میں کی ہے اس سے دستبردار ہونگے -

* **شری کے - اننت رام راؤ** (دیورکنڈہ) مسٹر اسپیکر سر - آنریبل ممبر نے جو ترمیم پیش کی ہے اسکی حمایت کرتے ہوئے میں یہ کہتا ہوں کہ ایک ہزار روپیہ جرمانہ یا چھ ماہ کی قید کی جو سزا رکھی گئی ہے وہ بہت زیادہ ہے کیونکہ ان جرائم کو اتنا سنگین نہیں کہا جاسکتا جن سے کہ امن عامہ متاثر ہو - دفعات ۹ - ۱۰ اور ۱۱ کے تحت ایسے جرائم ہیں جیسے کہ درخت کاٹنا - یا تھوڑی بہت شراب گھر میں بنانا یا امپورٹ یا اکسپورٹ کرنا وغیرہ لیکن یہ ایسے سنگین جرائم نہیں ہیں جن کے لئے یہ سزا تجویز کی جائے - اسلئے جو ترمیم لائی گئی ہے وہ نہایت ہی مناسب ہے - میں اسکی تائید کرتا ہوں کہ دونوں سزائیں نہ دی جائیں بلکہ حاکم عدالت کے اختیار تمیزی پر چھوڑ دیا جائے کہ کوئی ایک سزا دے -

شری کے - وی - رنگا ریڈی - مسٹر اسپیکر سر - اس میں شک نہیں کہ اس دفعہ میں سزائے قید کو لازمی قرار دیا گیا ہے - قید کو لازمی قرار دینے کے لئے ہی " یا " کے

بجائے ’’اور،، کا لفظ رکھا گیا ھے - عام مباحث کے سلسله میں میں نے یه بتلایا تھا که سنه ۱۳۶۰ف میں ۲۲۴۳۰ خلاف ورزیاں هوئیں - سنه ۱۳۶۱ف میں ۳۱۵۱۷ یعنی اس میں ۹۰۰۰ هزار جرائم کی تعداد بڑھ گئی اور سنه ۶۲ف کے ان نو مہینوں میں جرائم کی تعداد ۳۳۷۴۴ هوگئی ھے - اس حساب سے ممکن ھے که آخر سال تک ۴۴ هزار هوجائے - اس لحاظ سے پیوسته سال ۲۲ هزار - گذشته سال ۳۱ هزار اور اس سال ۴۴ هزار خلاف ورزیوں کی تعداد ھے - یه خلاف ورزیاں سزائے جرمانه هونے کے باوجود هو رهی هیں اور دن بدن انکی تعداد بڑھتی جا رهی ھے - کیونکه پانچ سات روپیه یا بیس پچیس روپیه جرمانه ادا کرنے میں خاطی کو کوئی تامل نہیں هوتا اور وه برابر خلاف ورزی کرتا رهتا ھے - عام مباحث کے سلسله میں میں نے نظام آباد کا واقعه بتلایا تھا که بھٹی گرفتار کرنے کے بعد خاطی نے کہا که آلات یہاں چھوڑ کر جاؤ مجھے دوسری بھٹی لگانا ھے - تب اسکا انتظام کیسے هو یا تو سرکار کو یه کہنا پڑیگا که جو شخص چاھے شراب بیچ سکتا ھے بناسکتا ھے اور بھٹی لگا سکتا ھے یا قانون کو سخت تر کرنا پڑیگا - سررشته آبکاری والے تین سال سے یه انتظام کرتے کرتے تھک گئے اسلئے اب ڈر رهنے کے لئے سزائے قید لازمی کی بھی ترمیم لائی گئی ھے - ورنه اس سے قومی دولت متاثر هوتی ھے - آنریبل ممبر صاحبین نے اس قانون کی دفعه ۳۳ کو ملاحظه فرمایا هوگا اور اسکے ساتھ دفعه ۳۷ بھی پڑھیں تو معلوم هوگا که ان جرائم کے لحاظ سے سزائے قید لازمی قرار نہیں دیگئی ھے - میں نے هاؤس میں گذشته سشن میں بھی بیان دیا تھا که ایک جگه خلاف ورزی کرتے هوئے تین سو درخت کا ٹری ٹیکس نہیں دیا گیا تھا لیکن چھان بین کرنے پر معلوم هوا که در اصل تین هزار درخت بلا ٹری ٹیکس سرکار کو ادا کئے تراشے گئے تھے - اسکو معلوم کرنے کے لئے کئی طریقے اختیار کئے گئے - یه تو نہیں ھے که ایک نیک نیت آدمی کو خواه مخواه جیل میں بھیجا جائے - تمام اختیارات عدالت هائے فوجداری هی کو دئے گئے هیں اور وهیں چھوٹے سے چھوٹے یا بڑے سے بڑے خلاف ورزیوں کے مقدمات پیش هونگے - اگر وه گناهگار هیں تو انہیں سزا ملے گی ورنه نہیں - اگر آنریبل ممبر اسکو انتقام کی سزا سمجھتے هیں تو اسکا جواب میرے پاس نہیں ھے - اسلئے میں گزارش کرتا هوں که اس ترمیم کو موجوده حالات کے لحاظ سے لانا لازمی امر تھا اور اسکے بغیر آبکاری کا نظم ونسق باقی نہیں ره سکتا تھا اسلئے یه ترمیم لائی گئی - آنریبل ممبر ان سے میں اپیل کرتا هوں که ’’یا،، کے بجائے ’’اور،، کی ترمیم منظور کرلی جائے -

Mr. Deputy Speaker : I will put the amendment to vote.

The question is :

"That (*a*) in line 6 of section 31 of the Act proposed to be substituted by Clause 27 of the Bill for the word 'and' the word 'or' may be substituted.

(*b*) In line 4 of the proviso to section 31 of the Act proposed to be substituted by Clause 27 of the Bill for the word 'and' the word 'or' may be substituted."

The motion was negatived.

Mr. Deputy Speaker: The question is:

" That Clause 27 stand part of the Bill"

The motion was adopted.

Clause 27 was added to the Bill.

Shri B. D. Deshmukh: I beg to move:

" That in lines 5 and 6 of sub-clause (*b*) of sub-section(1) of section 32 of the Act proposed to be substituted by Clause 28 of the Bill for the word "and" the ward "or"may be substituted.

Mr. Deputy Speaker: Amendment moved:

" That in lines 5 and 6 of sub-clause (*b*) of sub-section(1) of section 32 of the Act proposed to be substituted by Clause 28 of the Bill for the word and the word or may be substituted.

* شری بی - ڈی - دیشمکھ - مسٹراسپیکرسر - اس امنڈمنٹ پر دفعہ ۲۷ کےسلسلہ میں جن خیالات کا میں نے اظہار کیا ھے تقریباً وھی خیالات کا اعادہ اس دفعہ کے سلسلہ میں بھی کرنا پڑیگا - آنریبل مووور آف دی بل دفعہ ۲۷ میں میری ترمیم کو قبول کرتے اور وہ خیالات جو میں نے ان کے سامنے رکھے اسکی قدر دانی کی جاتی تو دفعہ ۲۸ میں ترمیم پیش کرنے کی ضرورت نہ پڑتی - لیکن وہ اسپر اڑے رھے اور فرمایا کہ غریبوں پر جرمانہ کرنے ھی سے آبکاری کا نظم و نسق باقی رہ سکتا ھے - یہ آج کی سوسائٹی کے لحاظ سے نازیبا خیالات ھوسکتے ھیں کیونکہ ایک شخص ارتکاب جرم کرے تو اسکے خاندان پر رولر گھمانے اور اسکے بیوی بچوں کو بلبلانے کےلئے چھوڑنا ھی عوامی اصلاح کا طریقہ سمجھا جا رہا ھے - اگر کوئی شخص گناہ کرتا ھے تو اسکی بیوی - اسکے بچے اور اسکے عزیز اسکے ساتھ شریک جرم نہیں ھوتے - سزائے جرمانہ اس شخص کے عادات و اطوار سدھارنے کا ذریعہ ھرگز نہیں ھوسکتی - اگر آپ اسکو سدھارنا چاھتے ھیں تو یہ لازمی ھے کہ پہلے اسکی حالت کو سدھارا جائے اور اس کے لئے اولاً معاشی حالت کو بہتر بنانے کی ضرورت ھے - اسکی حیثیت کو بلند کرنے اور شکم پروری سے فراغت دلانے ھی سے جرم سے نجات دلائی جاسکتی ھے - وہ نیتا جنکے آپ گن گاتے ھیں - انہوں نے

بھی یہی کہا ہے کہ جبتک معاشی حالت نہ سدھاری جائے ہمارے معاشرتی حالات ٹھیک نہیں ہوسکتے ۔ آج اگر خلاف ورزیاں ہوتی ہیں تو محض شکم پروری کی وجہ سے جان بوجھ کر انکا ارتکاب کیا جاتا ہے اور ان چھوٹے موٹے جرائم کے ارتکاب کی اصل وجہ معاشرہ ہی ہے ۔ انکا اپنا کوئی قصور نہیں ۔ جیسا کہ آنریبل منسٹر خود فرما رہے تھے کہ ایک شخص یہ کہہ رہا تھا کہ آلات کشید گی مجھے دیتے جاؤ ۔ کیوں۔ کیا بات ہے ؟ آخر وہ کونسی چیز ہے جسکی وجہ سے وہ ایسا کہہ رہا ہے ۔ اسکی واحد وجہ یہ ہے کہ وہ شکم پروری کے لئے ایسا کہہ رہا ہے۔ اگر آنریبل سوور آف دی بل یہ سمجھتے ہیں کہ محض سزا دینے سے کچھ ہوسکتا ہے تو یہ ناممکن ہے ۔ جبتک حالات نہ بدلیں ساج میں تبدیلی نہ آئے ایسا نہیں ہوسکتا ۔ ان حالات میں میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل سوور آف دی بل جس طرح میں نے دفعہ ۲۷ کے ضمن میں عبارت رکھی تھی اسی طرح کی عبارت یہاں بھی رکھی گئی ہے اسکو مان لیں ۔ دفعہ ۲۸ بی کی سطر پانچ میں یہ رکھا گیا ہے کہ ۔

" With fine which may extend to five hundred rupees and with imprisonment for a term which may extend to three months, and for the contravention of sub-clause (*ii*) of clause (*a*) or clause (*b*) with fine which may extend to five hundred rupees or with imprisonment ·········"

مجھے توقع ہے کہ آنریبل منسٹر صاحب اپنی جوابی تقریر میں اسکی وضاحت فرمائینگے ۔ سزاؤں کے بارے میں اس حدتک رعایت تو ہونی چاھئے کہ اس سے ملزمین کی اصلاح ہوسکے ۔ مجھے توقع ہے کہ میرا اسنڈمنٹ قبول کرنے میں آنریبل منسٹرصاحب کو کوئی عذر نہوگا ۔

شری کے۔ وی۔ رنگا ریڈی ۔ مسٹر اسپیکرسر ۔ مجھے اس بارے میں زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ میں صرف کسیقدر وضاحت کر دینا چاھتا ہوں ۔ اس میں کوئی چیز ایسی تو نہیں ہے کہ ایک شخص جرم کا مرتکب ہوتو اسکے پورے خاندان کو سزا دیجاتی ہے ۔ جرمانہ یا قید کی سزا عدالت کے اختیار تمیزی پر چھوڑ دی گئی ہے ۔ میں ایک چیز ایوان کے علم میں لانا چاھتا ہوں وہ یہ کہ پورے انڈیا میں جوکلورل ھائڈریٹ آتی ہے اسکا تین چوتھائی حصہ حیدرآباد آتا ہے ۔ آنریبل ممبرس نے اس سے پہلے کلورل ھائیڈریٹ سیندھی میں ملائے جانے کے بارےمیں سوال کیاتھا ۔ یہ واقعہ ہے۔اس لحاظ سے اس پر تحدیدات عائد کرنا ضروری ہے ۔ مگر مشیر قانونی نے کہا کہ یہ تحدیدات قانون میں نہیں آسکتے ۔ اس وجہ سے انہیں ترک کرنا پڑا ۔ البتہ ادویات کے ساتھ شریک کرکے دوسرے قانون میں اسکو لانے کی کوشش کی جارھی ہے ۔ اسکو معلوم کرنے کے لئے مہتمم صاحبان کے پاس آلے فراہم کئے گئے ۔ لیکن نتیجہ صرف یہ ہوا کہ ۱۰ - ۵ روپئے جرمانے ہوکر چھٹتے گئے ۔ اس لحاظ سے سزا کو سنگین کرنا ضروری ہوا ہے ۔

ایک آنریبل ممبر نے کہا کہ یہاں کی گورنمنٹ غریبوں کو تباہ کرنا چاہتی ہے - میں نے کل ہی کے سوالات کے جوابات میں بتایا کہ لنگل ستیہ اور جنگیا کی موٹروں کو ہمنے گرفتار کرلیا - وہ تو لکھ پتی ہیں - اب ایسے لوگ معاوضہ لینے سے ہیچھے ہٹینگے - بنکٹ لال بدروکا ہیں - لکھ پتی ہیں - اب ان لوگوں کو اس کا خدشہ رہیگا کہ اگر انکا کوئی نوکر خلاف ورزی کرے تو خود انہیں جیل جانا پڑیگا - بہرحال ہمارا مقصد یہ ہے کہ چوری اور بے ایمانی نہو - آپ کہتے ہیں کہ غریب کا پیٹ نہیں بھرتا وہ کیا کریگا - لیکن اسکے یہ معنی نہیں کہ اس کو جھوٹ چوری اور بے ایمانی کی اجازت دیدیجائے - اگر آپ اسکو ہماری نا انصافی کہتے ہیں تو کہہ لیجئے ہم اسکے مرتکب ہیں - ہمارا نقطہ نظر یہ ہے کہ ہم انہیں راہ راست پر لائیں - اس سے ایک طرح تو بالواسط مالداروں کو معاملہ میں رکاوٹ ہوگی - کیونکہ انہیں اپنے کسی کارندے کی خلاف ورزی کی صورت میں سزا کا خوف رہیگا -

میں معزز رکن سے اپیل کرونگا کہ وہ اپنی ترمیم سے دستبر دار ہو جائیں -

Mr. Deputy Speaker : The question is :

" That in lines 5 and 6 of sub-clause (*b*) of sub-section (1) of section 32 of the Act proposed to be substituted by clause 28 of the Bill the word 'and' be substituted by the following word, namely, 'or'.

The motion was negatived

Mr. Deputy Speaker : The question is :

That Clause 28 stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Clause 28 was added to the Bill.

Clauses 29, 30, 31, 32, 33, and 34.

Mr. Deputy Speaker : There are no amendments to Clauses 29, 30, 31, 32, 33 and 34. I shall put them to vote. The question is :

"That Clauses 29, to 34 stand part of the Bill."

The Motion was adopted.

Clauses 29, to 34 were added to the Bill.

Clause 35

Mr. Deputy Speaker: There is only one amendment to omit the whole clause. This cannot be in the nature of an amendment. We can have discussion on this Clause and at the end I will not put it to vote.

* شری عبدالرحمن (ملک پیٹھ) - مسٹر اسپیکرسر - میں نے یہ خواہش کی تھی کہ ترمیمی دفعہ ۳۵ کو حذف کردیا جائے - میں یہ ایوان کوبتلاؤنگا کہ میں نےیہ خواہش کیوں کی تھی - سابقہ قانون کا دفعہ ۳۸ یہ ہے کہ

" جس شخص کے قبضہ میں کوئی ایسی شئے پائی جائے جو کسی جرم متذکرہ دفعہ ۳۱ سے تعلق رکھتی ہوتو وہ حسب دفعہ مذکور مجرم تصور کیا جائیگا - تاوقتیکہ وہ یہ ثابت نہ کرے کہ وہ شئے بطور جائز اسکے قبضہ میں ہے" -

لیکن اب عہدہدار کو ایسا اختیار دیا جارہا ہے کہ ملزم کے خلاف لازمی طور پر قیاس قائم کیا جائے - فوجداری مقدمات میں ہم دیکھتے ہیں کہ مفتش جو جمعدار یا انسپکٹر ہوتا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ تفتیش میں جرم ثابت ہوا ہے لہذا سزا دیجائے - لیکن یہاں یہ کہا جارہا ہے کہ لازمی طور پر قیاس کیا جاکر سزا دیجائے - اس جمعدار یا کانسٹیبل یا سب انسپکٹر کے بیان کے بعد بھی عدالت اس کے خلاف شہادت پر اکثر خلاف تصفیہ کرتی ہے - کانسٹیبل حلفاً کہتا ہے کہ جرم عائد ہوا - لیکن چالان خارج ہوجاتا ہے - قانون شہادت کی اوراق گردانی میں مجھے تین دفعات نظر آئے جنہیں قیاسی واقعات میں عدالت پیش نظر رکھتی ہے - دفعہ (۴) میں بیان کیا گیا ہے کہ -

" جہاں قانون ھذا میں کسی واقعہ کا قیاس کرنے کی عدالت کو اجازت دی گئی ہوتو اس کو اختیار ہے کہ یا تو اس واقعہ کو مشتبہ تصور کرے تاوقتیکہ اس کی تردید نہو - یا اس کا ثبوت طلب کرے " -

اسکے بعد دفعات ۸۵ و ۱۱۴ ہیں - ۱۱۴ میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ

"کسی ایسے واقعہ کا وجود عدالت قیاس کرسکیگی جو اس کی دانست میں غالباً وقوع میں آیا ہو" -

اسکی مثالیں قانون شہادت میں اس طرح دیگئی ہیں - " یہ کہ عدالتی اور دفتری کارروائی حسب ضابطہ عمل میں آئی ہے" - ایک اور مثال یہ بتلائی گئی ہے " یہ کہ جو شہادت پیش ہوسکتی تھی اگر پیش نہیں کی گئی اگر وہ پیش کی جاتی تو اس شخص کے مضر ہوتی جس نے اسے باز رکھا ہے" ایک اور مثال یہ کہ " جو شخص کسی سوال کا جواب دینے سے انکار کرے جسکے جواب دینے پر وہ قانوناً مجبور نہیں کیا جاسکتا اس کا جواب اگر وہ دیتا تو اس کے مضر ہوتا " -

ایسے واقعات جنہیں عقل سلیم جھٹلا نہ سکے - ایسی صورتوں میں قیاسات قائم هوسکتے هیں - لیکن یہاں اس طرح کی ترمیم لائی جا کر اصول قانون کی مٹی پلید کرنے کی کوشش کی جارهی هے - اس میں ایسی چیزیں رکھی گئی هیں جو اصول قانون کے خلاف هیں - تحقیقات طلب اور غیر ثابت امور کے سلسلے میں عدالت بھی قیاس قائم نہیں کرسکتی - اس قانون کے ذریعہ عدالت کو مجبور کیا جارها هے کہ اس طرح کا قیاس لازماً قائم کیا جائے - یہ اصول قانون کے مغائر هے -

معزز منسٹر صاحب متعلقہ نے وعدہ کیا تھا کہ آبکاری کا قانون نہایت واضح اور خوبصورت پیش کیا جائیگا - کیا یہی وہ دلفریب - خوبصورت اور واضح قانون هے جسکا وعدہ انہوں نے ایوان کے سامنے کیا تھا - کیا یہی وہ قانون هے جس سے ملک کے مسائل حل کئے جائینگے - کیا اسی قانون سے هماری قومی دولت میں اضافہ کرنے کے بارے مں سوچ رهے هیں - اس دفعہ کی رو سے عدالتوں کا وقت ضائع کرنے کی بجائے بہتر یہ هوگا کہ سب اسپکٹرس کو اختیاوات دے دئے جائیں - بس اوسکو یہ اختیار دے دیجئے کہ جہاں اسکو قیاس هوا کہ جرم کا ارتکاب کیا گیا هے تو چھ مہینے کے لئے قید میں بھیجدے - ایسے اختیارات بھی سب انسپکٹر کو دیدیجئے کیونکہ عدالتوں کا وقت ضائع کرنے سے کیا فائدہ - عہدہ داران آبکاری بجیں دورہ بھی خلاف ورزیوں کا انسداد کرلینگے - جہاں انہیں قیاس هوا پکڑے اور جیل میں بھیجدئے - لیکن اصول قانون اگر آپکے پیش نظر هے یا نصفت و انصاف کے طریقے آپکو عزیز هیں تو قانون شہادت کے اصولوں کے مد نظر ترمیم لانی چاهئے - قانون شہادت کے نظر یہ و اصول کو پیش نظر رکھنا ضروری هے - اس لحاظ سے دفعہ ۳۸ میں جو ترمیم لائی گئی هے میں اوسکی مخالفت کرتے هوئے معزز منسٹر صاحب سے درخواست کرونگا کہ وہ نہایت سنجیدگی کے ساتھ اس ترمیم پر دوبارہ غور کریں اور سابقہ دفعہ کو باقی رکھیں - اس سے آپکا مقصد بھی پورا هو جائیگا - عدلتوں کو جو اختیارات دئے گئے هیں اصول قانون کے پیش نظر دئے گئے هیں - اسلئے اس پر زیادہ اصرار مناسب نہیں هے - اگر اس پر اصرار کیا جائے تو میں نہیں سمجھتا کہ یہ کوئی قانونی اصرار هوسکتا هے - البتہ اگر یہ خیال هے کہ کہیں میری ترمیم گر نہ جائے تو اور بات هے - لیکن اس کا نتیجہ یہ هوگا کہ جب یہ قانون عدالت میں جائیگا تو وهاں اسکی هنسی اڑائی جائیگی اسلئے زیادہ بہتر یہ هوگا کہ اس پر اسی وقت کافی غور کرلیا جائے ورنہ عدالتوں میں اس ایوان کا پوزیشن (Position) متاثر هوگا - اس ایوان کے وقار کو برقرار رکھنے کے لئے بھی یہ ضروری هے کہ اس مسئلہ پر کافی سنجیدگی سے یہاں غور کیا جائے - ان نقاط نظر سے میں سمجھتا هوں کہ آنریبل منسٹر انچارج اپنی ترمیم کو واپس لینگے اور سابقہ دفعہ کو برقرار رکھینگے -

شری کے - وی - رنگا ریڈی - مسٹر اسپیکر سر - مجھے معلوم نہ تھا کہ معزز ممبر قانون شہادت پر استدلال کرینگے اگر یہ معلوم هوتا تو میں بھی اس سے متعلق مداد لاتا - تاهم میں سمجھتا هوں کہ اپنے حافظہ سے انکے ان خیالات کی تردید کرسکتا هوں -

اسکے بعد بھی اگر انکو اصرار ہو تو بعد میں میں متعلقہ قانون پیش کرنے کے لئے تیار ہوں ۔ اس میں ایسے اشکال بتائے گئے ہیں جو معمولی طریقے کے خلاف ہیں ۔ یعنی شراب و سیندھی کا رکھنا ۔ خاص طور پر اس کے لئے اجازت کی ضرورت ہے ۔ کسی کے پاس شراب لانے کے لئے لائیسنس نہیں ہے تو سرکار یہ قیاس کریگی کہ وہ خلاف قانون لا رہا ہے کیونکہ معمولا وہ اشیاء اس طریقے پر نہیں لائے جاسکتے ۔ ایسی صورت میں اوس سے سوال کیا جاسکتا ہے کہ تم کہاں سے لا رہے ہو وہ ایسے اسباب نہ بتائے جن سے اوس کے مجرم نہونے کا پتہ چلتا ہوتو اسکا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ اسکے مجرم ہونے کا قیاس کیا جائیگا تاوقتیکہ وہ اسکے خلاف ثابت نہ کرے ۔ مثلا اگر وہ یہ کہدے کہ میں نے شراب نہیں لایا ہے گو یہ میرا گھر ہے ۔ کل رات میرے ایک عزیز میرے پاس مہمان آئے تھے شائد وہ لاکر رکھدئے ہیں وغیرہ اور وہ ان واقعات کو ثابت کردے تو اس کے متعلق بے گناہی کا قیاس کیا جائیگا لیکن جب تک وہ ان باتوں کو ثابت نہ کرے اسکے متعلق یہی قیاس ہوگا کہ خود اوس نے ارتکاب جرم کیا ہے ۔ قانون شہادت میں دو قسم کا قیاس بتایا گیا ہے ایک تو قیاس لازمی اور دوسرے قیاس اختیاری ۔ مثال کے طور پر ایک حکم عدالت سے جاری ہوتا ہےاس پر عدالت کی مہر اور حاکم مجاز کی دستخط موجود ہے تو ایسے حکم کے متعلق جب تک کہ اسکو جعلی ثابت نہ کیا جائے یہ قیاس کیا جائیگا کہ وہ اصلی ہے ۔ بجائے اسکے کوئی بے ضابطہ نقل لے لیجائے اس پر مہر موجود نہو اور کسی سررشتہ دار وغیرہ کے دستخط نہوں تو اسکے متعلق یہ قیاس کیا جاسکیگا کہ شاید یہ جعلی ہو تاوقتیکہ اسکو نقل مصدقہ ثابت نہ کیا جائے ۔ تو مطلب یہ ہوا کہ جبتک معمولا جس طرح کام انجام پاتے ہیں اوس طرح انجام نہ پائیں تو قیاس یہی قائم ہوگا کہ وہ کام ٹھیک طور پر انجام نہیں پایا ہے ۔ جن قیاسات کا آپ نے حوالہ دیا ہے ان ہی کے تحت یہ دفعہ ہے کہ سرقہ کی صورت میں زمانہ قریب میں مال مسروقہ پایا جائے تو یہ قیاس کیا جائیگا کہ مال کو مسروقہ جان کر رکھا ہے یا وہ خود سارق ہے۔ فرض کیجئے کہ ایک زیور کا سرقہ ہوا اور وہ مدی عنبر بازار میں فروخت کردیا گیا جہاں زیورات کی خریدوفروخت کا کاروبار ہوتا ہے۔ زید نے جا کر وہ زیور خرید لیا ۔ پولیس کو اطلاع ملی پولیس نے زید کو گرفتار کیا اور مال برآمد کیا ۔ پولیس اسکو عدالت میں پیش کریگی ۔ جبتک وہ عدالت میں یہ ثابت نہ کرے کہ اوس نے جائز طور پر صرافہ بازار سے اس مال کو خریدا ہے اور اسکے علم میں یہ نہ تھا کہ یہ مال مسروقہ ہے اوس وقت تک اوسکے خلاف قیاس قائم کیا جانا واجبی ہے ۔ جب وہ ثابت کردے کہ وہ خود چور نہیں ہے اور اوس نے یہ چوری کا مال سمجھتے ہوئے نہیں خریدا ہے چنانچہ واجبی قیمت میں علی الاعلان خریدا اور علی الاعلان اسکو اپنے پاس رکھا ہے تو پھر اسکے مفید قیاس قائم ہوگا ۔ اسی اصول کے تحت یہ دفعہ رکھا گیا ہے ۔ میں ایک اور مثال سے اسکو واضح کرونگا کہ ایک تار اجرائی کے لئے تار آفس میں دیا جاتا ہے ۔ جہاں سے وہ عموماً اجراء ہوتا ہے اور مقام مقصود پر پہنچتا ہے (وہاں اسکا نہ پہنچنا بھی ممکن ہے)

چنانچه میں دھلی میں جب '' ایم - پی ،، تھا تو میں دھلی سے آتے وقت موٹر روانہ کرنے کے لئے تار دیا - وہ تار بروقت پہنچنا تو ایک طرف اوس کا پتہ ھی نہیں چلا ھے - لیکن قانون شہادت میں یہ ھے کہ جو کاروبار معمولاً انجام پاتے ھیں اسکے متعلق یہ قیاس کیا جائیگا کہ وہ بر وقت انجام پائے ھیں - یہ ممکن ھے کہ ایک مرتبہ بروقت انجام نہ پایا ھو - اس طرح معمولی طریقے پر لائیسنس لینے یا راھداری کے بغیر جن چیزوں کی حمل و نقل جائز نہیں ھے انکی حمل و نقل بلا لائیسنس و راھداری کی جائے تو قانون شہادت کی روسے یہ قیاس قائم کرنے کی وجہ کافی ھے کہ یہ حمل و نقل ناجائز طور پر کی جا رھی ھے اور اس طرح ارتکاب جرم کیا جا رھا ھے - خلاف قانون جرائم کا ارتکاب ھو رھا ھے - اب یہ اوس شخص کا کام ھے کہ وہ یہ ثابت کرے کہ میں جرم کا ارتکاب نہیں کر رھا ھوں بلکہ جائز طور پر منتقل کر رھا ھوں میرے پاس لائیسنس ھے وغیرہ وغیرہ - جیسا کہ گذشتہ مرتبہ ایک آنریبل ممبر نے منسٹر صاحب کی مثال دی تھی اور یہ کہا تھا کہ اگر کوئی ملاقاتی منسٹر صاحب کو راستے میں مل جائے اور وہ موٹر روک کر انہیں بٹھالیں اور اسکی جیب میں شراب کی ایک بوتل ھو اور وہ اترتے وقت بوتل چھوڑ کر چلا جائے تو کیا ایسی صورت میں پولیس منسٹر صاحب کو گرفتار کریگی ؟ کیوں نہیں - منسٹر پر برابر الزام عائد ھوگا کہ وہ خلاف ورزی کے مرتکب ھوئے جب تک کہ اسکے خلاف ثابت نہ کیا جائے - وہ واقعات بتاسکتے ھیں کہ دیکھو میں ایک دوسرے شخص کو اپنی موٹر میں بٹھایا تھا وہ فلاں شخص ھے - اوس نے یہ شیشہ چھوڑ کر گیا جسکا علم نہ تھا - جب تک یہ چیز وہ ثابت نہ کریں یقیناً انکے خلاف قیاس قائم کیا جائیگا - ان توضیحات کے بعد میں سمجھتا ھوں کہ آنریبل ممبر نے جو ترمیم لائی ھے اسکو وہ واپس لے لینگے - قانون شہادت کی روسے بار ثبوت اوس شخص پر عائد ھوتا ھے جسکے علم میں وہ واقعہ ھے - اب یہ چیز کہ جائز طریقے پر اوس نے رکھا ھے یا ناجائز طریقے پر رکھا ھے ظاھر ھے کہ اوسی کے علم میں ھے اسلئے اسکو ثابت کرنا پڑیگا کہ اوس نے جائز طریقے پر اسکو اپنے قبضہ میں رکھا ھے یا جائز طریقے پر منتقل کر رھا ھے - اسلئے یہ دفعہ رکھا گیا ھے کہ ثابت کرنے کا تعلق علم سے ھے یعنی وہ جانکر لایا ھے یا نہ جانکر لایا ھے اسکا علم تو خود اسکو ھوگا عہدہ دار آبکاری کو تو نہیں ھوسکتا اسلئے بار ثبوت اس پر رکھا گیا ھے کہ وہ یہ ثابت کرے کہ اوس نے خلاف ورزی نہیں کی بلکہ اوس کا عمل جائز رھا ھے اوسکے دلائل اور واقعات یہ ھیں وہ بتاسکتا ھے - عہدہ دار آبکاری تو ان واقعات سے لا علم رھتا ھے وہ کسطرح اسکو ثابت کریگا - اوس نے تو قیاس لازمی قائم کیا ھے اسکا بار ثبوت قانون شہادت کے اصول کے لحاظ سے بھی خلاف ورزی کرنے والے پر ھے کہ وہ اس قیاس کے خلاف ثابت کرے - یہ بھی کہا گیا کہ یہ نیا دفعہ ھے - یہ نیا دفعہ نہیں ھے بلکہ پہلے کے قانون میں ھے اوسکے الفاظ کچھ بے ترتیب سے تھے وہ ٹھیک کئے گئے - دفعہ ۳۸ کے الفاظ یہ ھیں کہ - '' جس شخص کے قبضہ میں کوئی ایسی شئے پائی جائے جو کسی جرم متذکرہ دفعہ ۳۱

سے تعلق رکھتی ہوتو وہ حسب دفعہ مذکور مجرم تصور کیا جائیگا تا وقتیکہ یہ ثابت کرے کہ وہ شئے بطور جائز اسکے قبضہ میں ہے ،، ۔

۲ ۔ اگر کسی اجازت یافتہ کا ملازم یا کوئی ایسا شخص جو اسکی طرف سے کام کرتا ہو اثناء کاروبار میں اسکے فائدہ کی غرض سے کوئی ایسا فعل کرے جو ازروئے قانون ھذا جرم کی حدتک پہنچتا ہوتو یہ قیاس کیا جائیگا کہ شخص اول الذکر کے علم اور اسکی رضامندی سے وہ فعل کیا گیا اور اس قیاس کی تردید اسکے ذمہ ہوگی ،، ۔

اس سے آپکو معلوم ہوگا کہ قیاس کے قائم کرنے کے لئے ہم نے کوئی جدید دفعہ نہیں بنائی ہے بلکہ ہم نے صرف وضاحت کی ہے تا کہ مرتکبین جرم کو مغالطہ نہ رہے اور اسکو شہادت کے پیش کرنے میں کسی قسم کی سراسیمگی نہ ہو ۔ اس میں ایک حدتک ملزمین کا ہی فائدہ ہے پہلے کی دفعہ سے نقصان کا اندیشہ تھا ۔ اسکے برخلاف اگر آپکی ترمیم منظور کرلیجائے تو اس سے خلاف ورزی کرنے والوں کو نقصان پہنچتا ہے اس وضاحت کے بعد میں معزز ممبر سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ اپنی ترمیم واپس لینگے اور میری پیش کی ہوئی مرسمہ دفعہ کو منظور کرینگے ۔

Mr. Deputy Speaker: The question is:

" That Clause 35 stand part of the Bill."

The Motion was adopted.

Clause 35 was added to the Bill.

Mr. Deputy Speaker: As there are no amendments to Clauses 36, 37 and 38, I shall put them to vote.

The question is :

" That clauses 36, 37, and 38 stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Clauses 36, 37 and 38 were added to the Bill.

Clause 39

Shri K. Venkatrama Rao: Sir I beg to move :

" (*a*) That in line 5 of section 43 of the Act proposed to be substituted by Clause 39 of the Bill, between the words 'person' and 'who' the following be inserted, namely–

'subject to provisions of section 14 of the Act' "

I don't want to move amendment (*b*).

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved.

" (*a*) That in line 5 of section 43 of the Act proposed to be substituted by Clause 39 of the Bill, between the words 'person' and 'who' the following be inserted, namely—

'subject to provisions of section 14 of the Act' "

Shri M. Buchiah : Sir, I beg to move :

" (*a*) That at the end of proviso to section 43 of the Act proposed to be substituted by Clause 39 of the Bill, the following words be added, namely—

'prior to the leasing of the business'

(*b*) That at the end of proviso to section 43 of the Act proposed to be substituted by Clause 39 of the Bill, the following be added, namely—

'(*c*) the lessee has sub-leased the business on a profit of not more than 15% of the total amount he pays the Government on that business' "

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved.

" (*a*) That at the end of the proviso to section 43 of the Act proposed to be substituted by clause 39 of the Bill, the following words be added, namely —

'prior to the leasing of the business'

(*b*) That at the end of proviso to section 43 of the Act proposed to be substituted by Clause 39 of the Bill the following be added, namely—

'(*c*) the lessee has sub-leased the business on a profit of not more than 15% of the total amount he pays the Government on that business' "

*شری کے - وینکٹ رام راؤ - مسٹر اسپیکر سر - اس بل کو جسقدر بھی کم مضرت رسان کرنے کےلئے اور اوسکے مضر اثرات کو منیائز (Minimise) کرنے کے لئے شائد یہ آخری امنڈمنٹ ہے جو ہم پیش کر رہے ہیں - آنریبل منسٹر نے یہ فرمایا کہ اگر ہم سزاؤں کو کڑی سے کڑی تر بنادینگے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کوئی مستاجر معاملہ نہیں لیگا - اگر معاملہ نہ لیا جائیگا تو آنریبل منسٹر کا جو معروف اور مخصوص نعرہ" ڈری ٹودی ٹیاپر "کا ہے وہ خود بہ خود عمل میں آجائیگا - انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ ہماری حکومت کی مختلف خصوصیات ہیں اس وجہ سے ہم اس قسم کے

قانون لا رہے ھیں اور جو بھی دوسری ترمیات آرھی ھیں ان کو رجکٹ (reject) کر رہے ھیں چاھے وہ ریزن ایبل (Reasonable) ھوں یا نہ ھوں ۔ آپ کا پورا قانون دیکھنے سے واضح ھوگا کہ آپ کس کا دم بھر رہے ھیں اور کام کس کا نکال رہے ھیں ۔ دم بھر رہے ھیں غریبوں کا اور کام نکال رہے ھیں امیروں کا ۔ اس کی جیتی جاگتی تصویر دفعہ (۴۳) ھے ۔ آپ نے اس دفعہ میں ایسا پرووبزن (Provision) رکھا ھے ۔ جسکے تحت کوئی مستاجر اپنے ذیلی مستاجرین یا قابضین معاملہ سے جو رقومات واجب الادا ھیں اندرون ایک سال کلکٹر کے ذریعہ وصول کرالے گا ۔ جس طرح زرمالگزاری وصول کی جاتی ھے اسی طرح یہ بقایا جات بھی وصول کئے جائینگے ۔ البتہ اسکے بعد کے پراویژو میں آپ نے اتنی مہربانی کی کہ رٹن اگریمنٹ (Written agreement) کی شرط رکھی ھے ۔ اگر رٹن اگریمنٹ کلکٹر کے سامنے ثابت ھو تو رقم وصول کرنے میں ھم مدد کرینگے ۔ اسکے قبل دفعہ (۷) میں یہ الفاظ رکھے گئے ھیں ۔

ایک طرف یہ کہا جا رہا ھے کہ ھم اگر کڑی سے کڑی سزائیں رکھینگے تو بڑے بڑے مستاجر گھبرا جائینگے ۔ اور دوسری طرف مستاجروں کو سہولتوں پر سہولتیں پہنچانے کی سونچی جا تی ھے تو دفعہ (۴۳) کس پر احسان کرنے کے لئے ھے ۔ دفعہ (۶) کے تحت ٹرانسپورٹ لیسنس کا اختیار مستاجر کو دے رہے ھیں یہ کس پر احسان کیا جارہا ھے ۔ دفعہ (۷) کے تحت جو شخص مستاجر کو ادائی کے لئے ذمہ دار ھے وہ ذمہ داری خود لیتے ھوئے آپ خود رقم وصول کرینگے ۔ یہ احسان کس کے لئے کر رہے ھیں ۔ غرض یہ کہ پورا قانون بڑے بڑے مستا جرین اور سوناپلسٹوں کی تائید میں ھے اور غریب اور مزدوروں کے لئے مضر اور زہر ھے ۔ اس وجہ سے میں اس میں ''سبجکٹ ٹو سکشن ۱۴'' (Subject to section 14) یعنی دفعہ (۱۴) کے احکام کے تابع رکھا ھوں ۔ اگر دفعہ (۱۴) کی تعمیل ھو رھی ھے تو اس شخص پر ذمہ داری ھوسکتی ھے ۔ ورنہ اس دفعہ کے تحت جو احکام ھیں اونکی تعمیل نہ ھوسکے گی ۔ چاھے منسٹر صاحب امنڈمنٹ قبول کریں یا نہ کریں ۔ آپ بڑی ھمدردی کے ساتھ بڑے بڑے مستاجرین کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کر رہے ھیں لیکن کسی نہ کسی طرح دفعہ (۱۴) آڑے آئیگا ۔ اس سلسلہ میں اس سے قبل ھائی کورٹ کے نظائر بھی ھیں ۔ اور وہ خود جانتے ھیں ۔ اس میں شکمیدار اور پارٹنر کا فرق پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ھے وہ کسی طرح سے لاگو نہیں ھوسکتا ۔ جب کوئی معاملہ کوئی مستاجر کلال کو دیتا ھے یا کوئی شخص اسکو اکوپائی (Occupy) کرتا ھے تو وہ بھی پارٹنر کی تعریف میں داخل ھو جاتا ھے ۔ لیکن یہاں پارٹنر کی حیثیت سے کام کرنے کے لئے کلکٹر سے لائیسنس لینا ھوتا ھے ۔ تاوقتیکہ وہ لائسنس نہ لے پارٹنر کی حیثیت سے کام نہیں کرسکتا ۔ پارٹنر کا یہی کام نہیں ھوتا کہ اپنا منافع وصول کرے اور گھر بیٹھے کھائے ۔ اسکو بھی کبھی کبھی معاملہ انجام دینا پڑتا ھے ۔ اس طرح کلال بھی جو ذیلی مستاجر کی حیثیت رکھتا ھے پارٹنر کی تعریف میں داخل ھوجاتا ھے ۔ کیونکہ ڈیفنیشن (Definition)

میں پارٹنر کی تعریف نہیں کی گئی ہے - لیکن یہاں پارٹنر کی بات آگئی ہے - اس وجہ سے اس چیز کو میں منسٹر صاحب کے سامنے لانا چاہتا ہوں کہ جو امنڈمنٹ لائے ہیں وہ اپنے مستاجرین کو فائدہ پہنچانے کے لئے لائے ہیں - اسکے ساتھ ساتھ اس قانون کے تحت معاهده هوگا - اسلئے میں سبجکٹ ٹو سکشن (۱۳) کے الفاظ لایا ہوں - آنریبل منسٹر صاحب نے فرمایا کہ یہ معاهدات کالعدم یا کسی چیز کے کرنے کے سلسلہ میں معاوضہ لیا جاسکتا ہے - لیکن آنریبل منسٹر هرجه اور واجب الادا رقم کے مابین فرق کرنے میں فیل ہوچکے ہیں - مکرر رقم وصول کرنا اور چیز ہے اور معاوضہ پانا اور چیز ہے - هرجه جو واجب الادا ہو اوس میں اور رقم معاوضہ میں فرق ہے - اس لئے کہ معاهده کالعدم کے تحت کوئی شخص معاوضہ پا سکتا ہے هرجه پا سکتا ہے لیکن واجب الادا رقم نہیں پاسکتا - آپ کے پورے قانون کو دیکھنے سے یہ واضح ہوگا کہ بیچارے جاگیر دار تو ختم ہوگئے لیکن یہ نئے جاگیر دار مستاجرین کی صورت میں پیدا کئے جارہے ہیں - جس طرح ایک و نیم آنہ کے ذریعہ جاگیر داروں کے لئے رعایا سے رقم وصول کی جاتی ہے وہی اصول آپ یہاں بھی اختیار کر رہے ہیں - اور وہ بطور زر مالگزاری رقم وصول کرینگے - اور برتن وغیرہ هراج کرکے رقم حاصل کرینگے اگر نہ دئے تو ایک مہینے کی قید میں بھیجینگے - یہ احسان آپ کس پر کر رہے ہیں - آپ دم تو مستاجرین کا بھرتے ہیں لیکن لپ سمپتھی (Lip Sympathy) غریبوں کے ساتھ کرتے ہیں - اس کا مقصد یہی معلوم ہو رہا ہے کہ اگر کوئی ذیلی مستاجر مستاجر کو رقم ادا نہ کرے تو آپ جوتے مار کر وصول کرینگے - میں اسی وجہ سے اس کی مخالفت کر رہا ہوں - منسٹر صاحب نے فرمایا کہ حالات میں جو تبدیلی پیدا ہو رہی ہے اوسکا مقابلہ کرنے کے لئے ہم یہ قانون بنا رہے ہیں - میں عرض کرونگا کہ قانون آنے کے بعد ایسی چیزیں اور بڑھ جائینگی - جس مرض کا آپ علاج کرنا چاہتے ہیں وہ اور بڑھ جائیگا - کیونکہ مرض میں جسقدر شدت پیدا کی جاسکتی ہے وہ آپ کر رہے ہیں - آپ موجودہ حالات پر کسی اور نقطۂ نظر سے غور کر رہے ہیں اور ہم کسی اور نقطۂ نظر سے غور کر رہے ہیں - ہم اون لوگوں کے نقطۂ نظر سے غور کررہے ہیں جو محنت کرتے ہیں اور آپ کا خزانہ بھرتے ہیں -

ایک آنریبل ممبر - آپ سے مراد -

شری کے - وینکٹ رام راؤ - آپ سے مراد حکومت ہے - لیکن حکومت ان لوگوں کے نقطۂ نظر سے غور کر رہی ہے جو بیچ کے دلال ہیں جو ادھر مزدوروں کو ڈوباتے ہیں اور اودھر حکومت کو ڈوباتے ہیں - اس طرح ان دونوں کو ڈوبانے والے مستاجرین کی تائید میں آپ قانون لا رہے ہیں - اس لئے یہ قانون آج کے تقاضوں کو پورا کرنے والا نہیں - حکومت جو پرانی چال چلر ہی ہے اس کو بدلنے کی ضرورت ہے - لیکن حکومت " گھوڑا جل گیا طویلہ گر گیا یار نہ چھوڑے اپنی چال " کے مطابق عمل کر رہی ہے -

* **شری ایم - بچیا** - میں جو ترمیم دفعہ (۴۳) میں پیش کیا ہوں وہ پراویژو (بی) ایڈ (Add) کرنے کے لئے ہے - اور وہ یہ ہے -

" (b) Such person has occupied the business on the basis of a written agreement between him and the lessee and such agreement is produced and proved to have been attested in the prescribed manner before the Collector or such other officer as may be authorised by Government in this behalf."

اس میں یہ شرط نہیں بتائی گئی ھے کہ رٹن اگریمنٹ (Written Agreement) جو مستاجر اور ذیلی مستاجر کے بیچ میں ھوگا وہ معاملہ پند و باٹ کرنے کے پہلے داخل کرنا پڑیگا یا سال کے آخر میں جب بقایا وصول کرنے کی ضرورت پڑیگی یہ اگریمنٹ پیش کرنا پڑیگا - اسمیں چونکہ یہ نہیں بتایا گیا تھا اسلئے میں نے یہ ترمیم پیش کی ھے -

* شری - ایم بچیا - مسٹر اسپیکرسر - اس ترمیم میں یہ نہیں بتلایا گیا کہ اگریمنٹ جو مستاجر اور ذیلی مستاجر یا تراشنے والے کے درمیان ھوتا ھے معاملہ پنڈوباٹ ھونے سے پہلے داخل کرنا پڑیگا یا آخر سال میں جبکہ بقایا وصول کرتے وقت پیش کرنا پڑیگا اسلئے میں نے یہ ترمیم پیش کی ھے کہ (Prior to leasing of business) اس کا نقطۂ نظر یہ ھے کہ معاملہ پندوباٹ کرتے ھیں اور جو منافعہ معاملہ پر لینا چاھتے ھیں اسپر گورنمنٹ قابض رہ سکتی ھے - اس ترمیم کا دوسرا نقطۂ نظر یہ ھے کہ مستاجر اپنے ذیلی مستاجر یا تراشنے والے یا اکوپائر (Occupier) سے جو معاملہ کرتا ھے اس پر ۱۰ فیصد سے زاید منافع نہ لینا چاھئے - منسٹر صاحب نے یہ فرمایا ھے کہ یہ قید خلاف دستور ھے لیکن میری سمجھ میں نہیں آرھا ھے کہ یہ کیسے خلاف دستور ھے کیونکہ جب ھم کنزیومر گڈس (Consumer goods) پر کنٹرول کرتے ھیں تو ھم ایک مقررہ مارجن (Margin) فکس کرتے ھیں کہ اس سے زائد پرافٹ نہونا چاھئے - میں سمجھتا ھوں کہ گورنمنٹ اسپر کنٹرول کرسکتی ھے اور یہ خلاف دستور نہیں ھے -

" The lessee has payed all the amounts due from the Govt."

دوسری چیز اسی پراویزو میں یہ بتلائی گئی ھے کہ "

جب آپ ذیلی مستاجر یا ٹیاپر سے بقایا وصول کرنا چاھتے ھیں تو اسکو ریونیو ایریرس (Revenue arrears) کے طور پر وصول کرنا چاھتے ھیں - تب اسکے معنے یہ ھونگے کہ مستاجر اتنا بقایا پہلے سے کرے - میں پوچھنا چاھتا ھوں کہ ذیلی مستاجر جب پوری رقم ادا کرچکتا ھے تو اسکو قانون کے تابع کیسے لایا جاسکتا ھے - اسلئے یہ ایک کانفلکٹنگ کلاز (Conflicting clause) ھے - اگر ذیلی مستاجر رقم بقایا ھوتو اسکے خلاف سیول کورٹ میں مقدمہ دائر کیا جاسکتا ھے - سیول کنٹراکٹرس کو بھی کورٹ میں جانے کا موقع ھے اسلئے گورنمنٹ ذیلی مستاجر کے تعلق سے کورٹ میں کیسے جاسکتی ھے - اگر گورنمنٹ کے تمام

ڈپارٹمنٹس اپنے مقدمات سیول کورٹس میں لے جائیں تو مجھے ڈر ھے کہ ان کے لئے کوئی چیز باقی نہیں رھےگی - آخر میں میں اپیل کرتا ہوں کہ میں نے جو امنڈمنٹ پیش کیا ھےاسکو بخوشی منظور کرلیا جائے اس نقطه نظر سے کہ تراشنےوالے اور خریدنے والے کو جنکی معاشی حالت خراب ھے پروٹکشن ملے -

شری کے۔ رام ریڈی۔ مسٹر اسپیکرسر - جنرل ڈسکشن کےسلسله میں میں نے عرض کیا تھا کہ آبکاری امنڈمنٹس کے دو تین مقاصد ھیں - آنریبل منسٹر ان کو جس شکل میں رکھنا چاھتے ھیں وہ یہ ھے - ایک تو یہ کہ کلالوں سے مستاجروں کو کسطرح فائدہ پہنچے - اور دوسرے یہ کہ پٹه داروں کو کسطرح فائدہ پہنچے - دفعه ۴۳ میں امنڈمنٹ کا سوائے اسکے کوئی اور مقصد نہیں ھے - صرف الفاظ کا ھیر پھیر ھے مجھے آنریبل ممبروں سے یہ کہنا ھے کہ آج کی حکومت ایک عوامی حکومت ہونےکے باوجود اسبات پر تلی ہوئی ھےکہ ھر معامله میں پولیس کے ایک جوان کو پیچھے رکھکر کاروبار کرے یا ھماری کانسٹیٹیوشنل لائف (Constitutional life) کو برقرار رکھتے ہوئے لیگل جورسڈکشن (Legal jurisdiction) دینا چاھتی ھے - آنریبل منسٹر انچارج نے اس بل میں امنڈمنٹس لائے ھیں اور جو آنریبل ممبرس ٹریژری بنچس پر بیٹھے ھیں کسی چیز پر غورکئے بغیر انکی تائید کرنا چاھے - تو میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اس سے ھماری فنکشنگ (Functioning) بے معنے ہو جاتی ھے - دفعه ۷ کے تعلق سے میں نے پہلے دن ھی عرض کیا ھے اور جیسا کہ منسٹر صاحب نے فرمایا کہ لوگ بے ایمان ہوگئے ھیں تو میں یہ پوچھنا چاھتا ہوں کہ کون بے ایمان ہوگیا ھے آیا وہ مستاجر جو معامله کرتا ھے - دلالی کرتا ھے وہ ھے یا غریب کلال جو مستاجر کو برابر روپیه دیتا ھے لیکن مستاجر سرکاری رقم بقایا رکھتا ھے - آنریبل منسٹر صاحب فرما رھے تھے کہ یہ میرا خود تجربہ ھے - شائد انہیں ان ھی مستاجروں اور دیشمکھوں کا تجربہ ہوگا جنکے بنگلوں میں آنریبل منسٹر رھے ہونگے - لیکن آپ نے یہ نہیں سمجھا کہ آج عوام اور غریب عوام کی حکومت ھے تو ان کے لئے کوئی پراویژن ایسا بنایا جائے جس سے انکی حالت سدھرے - انہیں تقاوی دینے یا قرضه دینے کے لئے کوئی گنجائش نہیں پیدا کی گئی - اسکے برعکس مستاجر جو انکے پالتو (متبنے) لڑکے ھیں انکی سہولت کے لئے یہ پراویژن بڑھایا گیا ھے - آنریبل منسٹر جب نلگنڈہ کے دورہ پر تھے اس وقت میں ان سے ملا تو انہوں نے فرمایا کہ جو سرکاری رقم بقایا ھےکم ازکم وہ وصول کرلینگے لیکن ایک مہینه دو مہینه کے بعد اب یہ فکر ہوگئی ھےکہ مستاجر کے پیسے کیسے ملینگے - اسلئے جائداد کو قرق کراکے پیسے وصول کرنے کا پراویژن یہاں رکھا گیا ھے - آنریبل ممبران کو یہ معلوم ہوگا کہ جب کوئی معامله آبکاری ھراج ہوتا ھے تو اسکے چند شرائط ہوتے ھیں اسکے باوجود آج مزید قیود عائد کرکے اور مزید پیچیدگیوں کو بڑھا کر یہ کوشش کی جا رھی ھے - اس سے پہلے میں نے یہ عرض کیا ھےکہ مستاجر کی جائداد کو ھراج کرنا ہوتا ھے

تو وہ ھراج نہیں کی جاتی کیونکہ وہ منسٹر صاحب کے پاس کہاں کہاں سے سفارش لاتا ھے ۔ یہ ان ھی کا کوئی نہ کوئی عزیز ھوگا لیکن غریب کلال کا کون ھوتا ھے جو اسکی سفارش کرے یا اثر ڈالے ۔ اسلئے وہ اپنے گھر کی ھنڈیاں تک بیچکر سب انسپکٹر آبکاری کو پیسہ ادا کرتا ھے ۔ منسٹر صاحب کہتے ھیں کہ حکومت کو پیسہ بھی مل رھا ھے اور کلال بھی خوش ھیں ۔ اور کہا جاتا ھے کہ آج کانگریس حکومت ھی یہ کرسکتی ھے اور وہ کرسکتی ھے ۔ وھی نیک ھے اور وھی سچی بنجاتی ھے ۔ لیکن یہ نہیں سوچا جاتا کہ بیچ میں جو دلال ھے اسکو دبایا جائے ۔ اسکو ختم کیا جائے ۔

اس سے پہلے ٹری ٹودی ٹیاپر کا نعرہ لگایا گیا ۔ اسکے تعلق سے کہا گیا کہ ھم نے اسکی کوشش کی لیکن کیا کریں کہ بعض سیاسی اختلافات رکھنے والے ھمیں کامیاب نہیں ھونے دیتے ۔ اور یہ کہا گیا ھے کہ اسکی وجہ سے اڈمنسٹریشن چلانا مشکل ھوجائیگا ۔ دفعہ ۳۴ اور ۷ کی وجہ سے ھر طرح کی مشکلیں پیش آرھی ھیں جسکی وجہ سے اڈ منسٹریشن میں مشکلات پیدا ھو رھی ھیں اگر اسکی بجائے ٹری ٹودی ٹیاپر کی اسکیم پر عمل کیا جاتا تو اس سے ذمہ داری بھی زیادہ نہ بڑھنے پاتی اور یہ کلال کے لئے فائدہ کا باعث ھوتی ۔ خصوصاً جہاں تک اگریمنٹ کا تعلق ھے اسکی کوئی بنیاد ھی نہیں ھے ۔ اگر کوئی معاملہ تین ھزار کا ھو اور اسکو چھ ھزار میں پندوباٹ کیا جائے تو اسکو روکنے کے لئے کوئی پراویژن ھی نہیں ھے اسکو ریزنیبل (Reasonable) نہیں بنایا جاسکتا ۔ یہاں مستاجر کے پیسے حکومت وصول کرکے دینے کی ذمہ داری تو لے رھی ھے لیکن اسکو زائد منافع لینے سے روکنے کے لئے کوئی پروایژن نہیں بنایا جاتا ۔ جسطرح ٹیننسی بل بنانے سے پہلے جائیداد پوری تقسیم کرلیگئی ھے اس طرح آبکاری بل بناکر مستاجر کو منصبدار بنانے کی کوشش کی جا رھی ھے میں آنریبل منسٹر انچارج سے یہ درخواست کرونگا کہ اگر حکومت کی یہی خواھش ھے اور وہ یہ سمجھتی ھے کہ ھم مستاجر کی تائید کرنے کے لئے ھی یہاں بیٹھے ھیں توکم ازکم اتنا تو کرنا ھی چاھئے کہ اسکو ۱۰ فیصد سے زائد منافع حاصل نہ کرنے دیا جائے ۔ ورنہ معاھدہ کرنے کا جہاں تک تعلق ھے مستاجر دفعہ ۳۴ کے تحت حکومت سے کہیگا کہ رقم وصول کرکے دو ۔ اس سے حکومت کو سخت نقصان پہنچیگا اور بربادی ھوگی اوسکی جو محنت کرتا ھے اور پسینہ ٹپکاتا ھے ۔ اسپر ممکن ھے کہ آنریبل منسٹر متعلقہ یہ کہیں کہ اس سے تو اصل منافع رسٹرکٹ (Restrict) ھوتا ھے ۔ ممکن ھے کہ یہ ھوگا ۔ مگر آپ کلال کے پاس کب جاتے ھیں صرف اسی وقت جبکہ مستاجر رقم بقایا رکھتا ھے ۔ اس سے پہلے آپ نہیں جاتے ۔ اسلئے لیزر اور پارٹنر سے متعلقہ ترمیم اور ۱۰ فیصد سے زائد منافع نہ لینے کے لئے جو ترمیم پیش کی گئی ھے اسکو قبول فرمایا جائے ۔ اتنا کہتے ھوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ھوں ۔

* شری عبدالرحمن ۔ مسٹر اسپیکرسر ۔ ھمارے قانون آبکاری کی یہ بالکل آخری ترمیم ھے جسکے بعد یہ قانون منظور ھو جائیگا ۔ دفعہ ۷ کی ترمیم کے سلسلہ میں بعض

دوستوں نے هاوز سے باهر مجھ سے یه پوچھا که اس ترمیم سے حکومت کو یه بھی اختیار مل گیا ھے که جو شخص حکومت سے کوئی معاهده نہیں کرتا ، فریق نہیں هوتا اسپر بھی ذمه داری عائد کردیگئی ھے اور اس سے بھی رقم وصول کرنے کا حق حکومت کو پہنچتا ھے ۔ میں نے انکو جواب دیا که میں مجبور هوں ۔ میری جماعت مجبور ھے ۔ آپ نے هی اکثریت کے ساتھ انکو ووٹ دیا ھے اسلئے یه قانون بنا ۔ اب جبکه قانون بن چکا ھے تو اسکی تعمیل میرا بھی کام ھے اور آپ کا بھی ۔ هم نے تو امنڈمنٹ پیش کرکے اپنا فریضه ادا کیا ھے ۔ اس سلسله میں مختلف سوالات هوتے رھے اور انہوں نے کہا که قانون آبکاری کی ترمیمات غیر موزوں هیں ۔ اس میں دو تین چیزیں بہت نمایاں هیں ۔ ایک تو یه ھے که حکومت کی آمدنی متاثر نہو بلکه روپیه میں پورے سوله آنے وصول هوں ۔ هاں صاحب هم بھی یه کہتے هیں که پوری رقم وصول هونا چاهئے ورنه حکومت کے کاروبار درهم برهم هو جائینگے ۔ دوسری خاص چیز جو پورے قانون میں نظر آئی وه یه ھے که مستاجر کی ایجنسی اور دلالی کا حق حکومت اپنے هاتھ میں لے رهی ھے ۔ وه انکی ایجنٹ بن رهی ھے وه کہه رھے هیں که تم من مانی قیمت پر تاسنے والوں اور حصه داروں سے منافع لوهم هیں لٹ لیکر آنے والے ۔ هم هیں تمہارے لئے کاندھے پر بندوق رکھکر آنے والے ۔

ایسا تصور دفعه ۳۴ میں رکھا گیا ھے ۔ دفعه ۷ میں یه کہتے هیں که قابض کوئی هو همارے پیسه چاهئے ۔ جیسے پہلے چاؤش کہتے تھے که اصل نہیں تو نہیں پہلے سود دیدو ۔ اس طرح دفعه ۷ کے ذریعه اپنے پیسے آپ قابض معامله سے وصول کرلینا چاهتے هیں ۔ اب مستاجر کی ایجنسی یا دلالی کا معامله بھی ۳۴ سے پورا هو رها ھے ۔ هم منسٹر صاحب سے یه امید کررھے تھے که وه بلاک مارکٹنگ کو ختم کردینگے ۔ اور بڑے مستاجر جو استحصال کرتے هیں اسکو ختم کردینگے ۔ لیکن آپ تو بلاک مارکٹنگ کی پیٹ ٹھونک رھے هیں ۔ انہیں آپ کہتے هیں که کسی طرح ایک سو کا معامله بھی کسی کو ۵۰۰ میں دیدو تمہارے لئے هم تیار هیں ۔ دفعه ۳۴ لاکر آبکاری کے عہده داروں کو یه پاور دیتے هیں که شکمیدار یا جو کوئی چھوٹا مستاجر هو اس کا گھر لوٹ کر لاکر بنکٹ لال بدروکا ۔ رنگا ریڈی ۔ ڈی ۔ ڈی اٹالیه وغیره ان لوگوں کے گھر بھر دیں اور هوسکے تو آپ اس کام کے دو تین جیپ بھی فراهم کردینگے ۔ دفعه ۳۴ کے ذریعه آپ قومی آمدنی کو بھی متاثر کررھے هیں ۔ اگر کسی بڑے مستاجر کو چھوٹے مستاجر سے کوئی رقم وصول شدنی تھی تو وه عدالت جاتا تھا ۔ وهاں رسوم وصول کیا جاتا تھا ۔ لیکن آپ اس سے همیں محروم کرکے اپنے لاڈلے پیاروں کی خاطر یه دفعه ۳۴ لارھے هیں ۔ دفعه ۳۴ آخر الوداعی دفعه ھے ۔ میں منسٹر صاحب سے امید کرتا هوں که وه حالات کو ملحوظ رکھتے هوئے پیش کی هوئی ترمیم کو قبول کرینگے ۔ اور اس طرح عوام کی آواز کو سنینگے ۔ ورنه وه عوام کے سامنے ذمه دار رهینگے ۔

[Mr. Speaker in the Chair.]

شری کے - اننت ریڈی - (بالکنڈہ) اس ترمیمی قانون کے دفعہ ۳۴ کا میں نے بغور مطالعہ کیا - یہ دیکھنے کی کوشش کی کہ آیا اسکا کوئی جواز یا ویالڈیٹی (Validity) ہے یا نہیں - اور یہ بھی کہ یہ سکشن کہانتک قابل قبول ہے - قانونی - واقعاتی اور ریزن - ان تینوں کو ملاکر اگر اسپر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اسکے ذریعہ حکومت چاہتی ہے کہ بڑے بڑے مستاجروں کی تائید کی جائے - سکشن ے اسلئے لایا گیا کہ اگر حکومت کو کوئی بقایا کسی خلاف ورزی یا محصول کی بابتہ وصول طلب ہوتو وہ اس شخص سے وصول کیا جائیگا جو معاملہ پر قابض ہے - یا ان اشخاص سے وصول کیا جائیگا جو اس سے مستفید ہوتے ہوں - سکشن (۱۳) کے لحاظ سے یہ کیا گیا کہ اگر کوئی پارٹنر ہوتو اس پارٹنر شپ کی اطلاع کلکٹر کو کی جائے اور وہ سرٹیفائی (Certify) کرنے کے بعد وہ باضابطہ لسی (lessee) بنیگا - ان دونوں سکشنس کو (۳۴) کے ساتھ لنک (link) کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ میں نے فسٹ ریڈنگ کے موقع پر آنریبل منسٹر سے یہ سننے کی بغور کوشش کی کہ وہ سکشن ۳۴ کے جواز میں کیا دلائل پیش کرتے ہیں - انہوں نے کہا کہ اگر ہم مستاجر کی مدد نہ کرکے اسکو ذیلی مستاجرین سے پیسہ نہ دلائیں تو وہ سرکاری رقم داخل نہ کرسکیگا اور اسطرح سرکار کا نقصان ہوگا - انہوں نے اسکی تائید میں بھی کہا کہ سابقہ قانون میں اس دفعہ ۳۴ کو اسی اصول پر رکھا گیا تھا - میں نے اسکو پڑھنے کی کوشش کی - اور یہ دیکھا کہ اسکے پیچھے کیا اسپرٹ ہے - پہلے کے سکشن ۳۴ میں بجا طور پر یہ اختیار کلکٹر کو دیا گیا ہے کہ تعہدار کو ذیلی مستاجر سے کوئی بقایا وصول طلب ہو تو مثل بقایا مالگزاری وصول کرسکتا ہے - اس سکشن میں اس جزو کو لاتے ہوئے جو پراویزو رکھا گیا ہے اس پرانی اسپرٹ کو ختم کرتا ہے - دفعہ ۳۴ در اصل اس مقصد کے لئے ہے کہ اگر سرکار میں مستاجر بقایا دار ہوتو تعہدار یا مستاجر ذیلی مستاجر سے کلکٹر یا تعلقدار وصول کریگا - لیکن جب وہ پوری رقم داخل کردے جیسا کہ اس میں شرط رکھی گئی ہے تو ایسی صورت میں اسکی اویالڈیٹی کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ میں اسکے جواز کو چیالنج کرتا ہوں - یہ تو مستاجر اور ذیلی مستاجر کا خانگی معاملہ ہے - آپ یہ شرط بھی لگاتے ہیں کہ اس معاملت کو کلکٹر کے پاس درج رجسٹر کرائیں۔ اس کا اثر بھی اس وقت تک ہوگا جبتک کہ سرکار کو کوئی رقم معاملہ باقی ہو۔ اسکے بعد کوئی وجہ نہیں پائی جاتی - اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت کا مقصد بڑے بڑے مستاجروں کو فائدہ پہونچانا ہے - ایسا نہوتا چاہئے - اس طرح حکومت سیول کورٹ کے رائیٹس اپنے ہاتھ میں لے رہی ہے - اس سے آئندہ کامپیٹنسی (Competency) اور جورسڈکشن (Jurisdiction) کے مسائل پیدا ہونگے۔

میں یہ عرض کرونگا کہ ان تمام چیزوں پر سوچکر اس دفعہ کو منظور کیا جائے۔

شری کے ۔ وی۔ رنگا ریڈی ۔ اسپیکرسر ۔ دفعہ ۳۴ کے بارےمیں ۵ ترمیات پیش کی گئی ھیں ۔ اولا میں یہ بتلانا چاھتا ھوں کہ ترمیات پیش کرنے والے معزز اراکین کسی قدر مغالطہ میں ھیں ۔ دفعہ ۳۴ کے پہلے دو حصے تھے ۔ ایک ضمن یہ تھا کہ

" محصول آبکاری ۔ رقم تعہد یا اور رقم جو سرکارعالی کو واجب الوصول ھو ذمہ دار اصلی یا اسکے ضامن سے یا بصورت متذکرہ دفعہ ۷ وہ رقم تعہد دار قاصر کو واجب الوصول ھو اس کے شکمیداروں یا ما تحت کے دکان داروں سے مثل بقایا مالگزاری وصول کی جاسکے گی "۔

دوسرا ضمن یہ ھے ۔

"تعہد دار اپنے شکمیداروں سے رقم واجب الادا اندرون ایک سال مثل بقایا زر مالگزاری بہ توسط تعلقدار وصول کراسکے گا "۔

اگر مستاجر کو آمدنی سے محروم کیا جا رھا ھوتو ایسی صورت میں ضمن (۲) ھے۔ ضمن (۲) کو دفعہ (۳۴) بنا دیا گیا ۔ جس میں یہ بتلایا گیا ھے کہ "تعہدار نے وہ جملہ رقومات ادا کردئے ھوں جو سرکارعالی کو اس سے واجب الوصول ھوں "۔ اسکے دو اغراض ھیں ایک تو یہ کہ جب معاملہ عدالت میں جاتا ھے تو عدالت اخراجات عدالتی رسوم طلبانہ لیتی ھے ۔ جو شخص دوسرے کے لئے کام کرتا ھے اسکو معاوضہ ادا کرنا پڑتا ھے ۔ عدالت جب بقایا دلاتی ھے تو اپنا خرچہ بھی دیتی ھے ۔ میں سمجھتا ھوں یہ تعہدار کے لئے بھی مفید ھے اور باقیدار پر کوئی ذمہ داری اضافہ نہیں کی گئی ھے ۔ جو رقم مستاجر کو واجب الادا ھو وہ ادا کی جائیگی ۔ اس سے عدالت دیوانی میں جانے کی مستاجر کو ضرورت نہیں پڑتی اور عدالت میں معاملہ جائے تو معہ خرچہ ڈگری ھوتا ھے ۔ اگر کلکٹر کے پاس جائے تو قابض معاملہ پر خرچہ کا بار نہیں پڑیگا ۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس سے اسکو کوئی نقصان پہنچیگا ۔

اس دفعہ میں" بہ تابع دفعہ ۴۱" کے الفاظ اضافہ کرنے کے بارے میں ترمیم آئی ھے ۔ ضمن (ب) یہ ھے کہ

" ایسے شخص نے کاروبار پر قبضہ اپنے اور تعہددار کے مابین تحریری اقرار نامہ کی بناء پر حاصل کیا ھو اور ایسا اقرار نامہ کلکٹر یا ایسے دیگر عہد دار کے روبرو جسے سرکارعالی نے اسبارے میں مجاز کیا ھو پیش اور ثابت کیا جائے کہ اس کی تصدیق مقررہ طریقہ کے بموجب ھوئی ھے "۔

کوئی شخص قابض معاملہ سے رقم وصول کرنے کی درخواست کرتا ھے تو ھم پہلے یہ اطمینان کرلینگے کہ جس تاریخ میں قابض معاملہ کو معاملہ دیا گیا آیا وہ تحریراً دیا گیا یا نہیں ۔ اور اس تحریر کی اس تاریخ پر عہدہ دار مجاز نے تصدیق کی ھے یا نہیں ۔ کیونکہ ایسا نہو کہ من بعد فرضی معاملہ بنا لیا گیا ھو مصدقہ معاملہ ھونے کی صورت

میں مقدمہ عدالت دیوانی جانے کی مشکل سے بچنے کے لئے یہ رکھا گیا ہے ۔ دفعہ ۱۴ حصہ داروں سے متعلق ہے ۔ یہ ذیلی قابضین سے متعلق ہے۔ اگر حصہ دار منظورہ ہے تو مثل مستاجر کے راست اس سے رقم حاصل کی جاسکتی ہے ۔ وہاں شکمیدار کا مسئلہ متعلق نہیں ہوتا ۔ اگر وہ منظورہ نہو تو مثل راھرو کے ہے ۔

اس واسطے رقم ادا کرنے کے بعد جو مدت دیگئی ہے وہ بھی قولداروں کے فائدہ کے لئے ہے اسلئے تحت دفعہ ۱۴ الفاظ کے اضافہ کی کوئی ضرورت نہیں ہے ۔ چنانچہ ضمن ب میں کافی احتیاط برتی گئی ہے ۔ دوسرے یہ کہ ''کسٹمر،، (Customer) گاھک کے الفاظ اضافہ کرنے کی تجویز ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ترمیم محض مذاق کے لئے لائی گئی ہے ۔ میں قابض معاملہ سے رقم کے وصول کرنے کا انتظام کررھا ہوں اور آپ یہ کہتے ھیں کہ سیندھی پینے والوں سے رقم وصول کی جائے یہ عجیب سی بات ہوگی ۔ میرا تو خیال یہی قائم ہو رہا ہے کہ یہ ترمیم محض مذاق کی خاطر پیش کی گئی ہے جو لائق حذف ہے ۔ اسکے بعد ضمن الف کو خارج کرنے کی ایک ترمیم ہے ۔ ترمیم پیش کرنے والے صاحب کا کیا منشاء ہے میں نہ سمجھ سکا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ بھی ایک مذاق کے لئے پیش کی گئی ہے ۔ آپ شکمیدار سے رقم وصول کرنے کی خواہش کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ وہ سرکار کا باقیدار نہ رھنا چاھئے ۔ میری سمجھ میں نہیں آیا کہ تعہد لینے سے پہلے اسپر رقم کیسے باقی رھسکتی ہے ۔

دوسری ترمیم یہ ہے کہ قولداروں کو مستاجر ۱۵ فیصد سے زائد اضافہ پر قول نہ دے ۔ اچھا ۱۵ فیصد نہیں ۱۰ فیصد رکھ لیا جائے ۔ ۱۰ فیصد نہیں پانچ فیصد رکھا جائے ۔ پانچ فیصد نہیں ایک فیصد بھی اگر ملجائے تو میں سمجھتا ہوں کہ مستاجر معاملہ دینے کے لئے آمادہ ہوجائیگا کیونکہ اگر اسکو ایک فیصد بھی گھر بیٹھے منافع ملجائے تو کیا برا ہے ۔ یہ ۱۵ فیصد ۔ ۱۰ فیصد اضافہ دیکر لینا تو لینے والے کی مرضی پر منحصر ہے ۔ اوس پر کون جبر کیا ہے کہ وہ اضافہ دیکر لے ۔ آخر وہ ۱۵ فیصد منافع کیوں دیتا ہے ۔ مستاجر (۱۰۰) روپیہ کی بولی بولتا ہے تو اسکو حق حاصل ہے کہ (۱۰۱) کی بولی لگائے ۔ نہ صرف یہ بلکہ یہ چیز دستور کے بھی خلاف ہوگی ۔ کیونکہ حقوق سے استفادہ کا اختیار ھر ایک کو مساوی طور پر حاصل ہے۔ اور ایسی ترمیم کی جائے تو اوس اختیار میں مداخلت ہوگی ۔ اسلئے میں کہونگا کہ دستور کے تحت بھی یہ تحدید عائد نہیں کی جاسکتی اور عقلا بھی ایسی پابندی عائد نہیں کی جاسکتی ۔ ھراج میں لینے کے لئے کوئی امتناع جب نہیں ہے تو کیوں ھراج میں آکر سب کے ساتھ بولی بول کر اپنے واجبی حق کا استعمال نہیں کیا جاتا ۔ ان حالات میں میں معزز ممبر سے اپیل کرونگا کہ وہ ان ترمیمات سے دست بردار ہوں اور موجودہ دفعہ جو ترمیم کی شکل میں لائی گئی ہے اسکو بجنسہ قائم رکھا جائے ۔

بار بار یہ کہا جاتا ہے کہ ترمیمات غریب لوگوں کو برباد کرنے کے لئے لائے جاتے ہیں ۔ میں نہیں سمجھتا کہ ایسا قیاس کیوں قائم کیا جاتا ہے ۔ کیا غریبوں کی

مدد کا ٹھیکہ صرف اپوزیشن کے ممبران نے لیا ہے - کیا ہم غریبوں کی مدد کا خیال لیکر یہاں نہیں آئے ہیں - یہ ایسی باتیں ہیں کہ اگر نلگنڈے کے کسی دیہاتی سے کہیں تو حقیقت معلوم ہوسکتی ہے - یہاں آنریبل ممبرس کے سامنے اس قسم کی باتیں میں کہونگا تو شائد کچھ بھلی معلوم نہیں ہوتیں اور وہ اسکا اثر بھی نہیں لینگے- میں پھر آپ صاحبین سے اپیل کرونگا کہ اپنی ترمیات واپس لیں اور میرے پیش کئے ہوئے مرسمہ دفعہ کو منظور کریں -

Mr. Speaker: I shall now put the amendments to vote. Does Shri K. Venkatrama Rao want his amendment to be put to vote?

Shri K. Venkatrama Rao: Yes, Sir.

Mr. Speaker: The question is:

" That in line 5 of section 43 of the Act proposed to be substituted by clause 39 of the Bill, between the words 'person' and 'who' the following, namely

'subject to provisions of section 14 of the Act' be inserted."

The motion was negatived.

Mr. Speaker: The question is:

(*a*) " That at the end of the proviso to section 43 of the Act proposed to be substituted by Clause 39 of the Bill, the following words, namely——

'prior to the leasing of the business' be added."

(*b*) " At the end of proviso to section 43 of the Act proposed to be substituted by Clause 39 of the Bill, the following, namely

'(*c*) the lessee has sub-leased the business on a profit of not more than 15% of the total amount he pays the Government on that business be added. "

The motion was negatived.

Mr. Speaker: The question is:

" That Clause 39 stand part of the Bill. "

The motion was adopted.

Clause 39 was added to the Bill.

Mr. Speaker: The question is :

" That Clause 40 stand part of the Bill "

The motion was adopted.

Clause 40 was added to the Bill.

Mr. Speaker: The question is :

" That Short title, Commencement and Preamble stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Short title, Commencement and Preamble were added to the Bill.

Shri K. V. Ranga Reddy: Mr. Speaker, Sir, I beg to move:

" That L.A.Bill No. XIX of 1953, a Bill to amend the Hyderabad Abkari Act (No. I of 1316 F.), be read a third time and passed. "

Mr. Speaker: The question is :

" That L. A.Bill No. XIX of 1953, a Bill to amend the Hyderabad Abkari Act (No.1 of 1316 F.), be read a third time and passed."

The motion was adopted.

Announcement by the Speaker re : the decisions of the Business Advisory Committee

Mr. Speaker: Before we take up the next item on the Agenda, I have to inform the House that the Business Advisory Committee met just now and has decided that the non-official day should be postponed from 29th instant to 30th instant Tomorrow, we shall take up the second reading of the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands (Amendment) Bill, 1953 as reported by the Select Committee, and the non-official resolutions will be taken up on the 30th instant

اسکے بعد کی تاریخ میں اگریکلچرل ڈیٹرس رلیف بل (Agricultural Debtors
Relief Bill) لیا جائیگا ۔ امنڈمنٹس کے لئے ۵ ۔ اکتوبر کی تاریخ آخری ہوگی ۔
۱۲ بجے تک امنڈمنٹس آ جانے چاہئیں ۔ ۳۰ تاریخ تک ٹیننسی بل پر ڈسکشن ختم ہوگا ۔
اسکے بعد دوسرے آئیٹمس لئے جائینگے ۔

Business of the House

Shri M. Buchiah : Mr. Speaker, Sir, 120 members of this House have submitted to you a memorandum requesting that 1st October, 1953 be declared holiday in connection with the inauguration of the Andhra State. May I know what has happened to it ?

Mr, Speaker : I read that memorandum, unless it is declared a general holiday, I would like the House to meet and work.

شری وی - ڈی - دشپانڈے - مسٹر اسپیکر سر - جب کہ ھاؤز کی اکثریت نے آپ سے درخواست کی ھے کہ پہلی اکتوبر کو تعطیل دیجائے تو میں سمجھتا ھوں کہ ھاؤز کی اکثریت کی یہ خواھش پوری ھونی چاھئیے اور پہلی اکتوبر کو ھاؤز کا کاروبار بند رھنا چاھئیے تاکہ جو لوگ کرنول جانا چاھتے ھیں وہ سہولت سے جاسکیں - جہاں تک مجھے معلوم ھے اکثر لوگ جانا چاھتے ھیں - اوس روز اگر تعطیل رھے تو لوگوں کو سہولت ھوگی -

مسٹر اسپیکر - اوس روز کے لئے گورنمنٹ نے کوئی تعطیل کا اعلان نہیں کیا ھے - اس لئے میں ھاؤز کا کاروبار بند نہیں رکھ سکتا - پھر بھی میں دیکھونگا - اگر کل تک کوئی موشن اسبارے میں آئے تو میں غور کرونگا -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - جی ھاں - میں اس کے لئے کل موشن لاؤنگا -

Consideration of the Report of the Select Committee on L.A. Bill No. 1 of 1953; the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands (Amendment) Bill, 1953.

Mr. Speaker : We shall now take up the next item.

Shri B. Ramakrishna Rao : Mr. Speaker, Sir, I beg to move :

"That L. A. Bill No. 1 of 1953, a Bill to amend the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands Act, 1950 as reported by the Select Committee, be read a second time."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That L. A. Bill No. 1 of 1953, a Bill to amend the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands Act, 1950, as reported by the Select Committee, be read a second time."

Mr. Speaker : I would in this connection like to invite the attention of the Members to Rule 134 (3) of the Assembly Rules, which says :

" On a motion made under this Rule, the general provisions of the Bill may be discussed in the light of the Select Committee's report."

The motion referred to above is as mentioned in Rule 134 (1) of the same Rules, which says :

" After the presentation of the report of a Select Committee on a Bill, the member in charge may move · · · ·

(*a*) that the Bill as reported by the Select Committee be read a second time either at once or at some future date to be then stated,.

اسپر جو بحث ہوگی وہ اس حدتک محدود رہیگی - فرسٹ ریڈنگ کے وقت جو بحث ہوچکی ہے وہ نہ ہوسکے گی - اس سلسلہ میں کلاز بائی کلاز ڈسکشن نہیں ہوگا - البتہ سلکٹ کمیٹی کی جو رپورٹ آئی ہے اسکی حدتک ان دونوں چیزوں کو خارج کرکے بحث ہوسکے گی - اس سلسلہ میں بزنس کمیٹی نے یہ طے کیا ہے کہ ہاؤز کل صبح ۹ بجے ملے-

We shall meet tomorrow at 9. a.m. and work till 12 noon and again in the afternoon from 3 to 7-30- p.m.

کل شام تک سیکنڈ ریڈنگ ختم کرلینگے -

Does the Leader of the House want to say anything ?

Shri B. Ramakrishna Rao : I will just say a few words, Sir.

مسٹر اسپیکر سر - سکنڈ ریڈنگ کے وقت مجھے اسلئے زیادہ تفصیل سے عرض کرنا نہیں ہے کہ فرسٹ ریڈنگ کے وقت اس بل پر تفصیل سے بحث ہوئی ہے - اس وقت جبکہ سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ پیش ہوئی ہے اور وہ ۱۱- سپٹمبر کو پیش کردیگئی ہے تو میں عالیجناب کی ہدایت کے مطابق صرف ان ہی پوائینٹس کی صراحت کرونگا جو سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ سے متعلق ہیں - آنریبل مبرس آف دی ہاؤز کو اور عالیجناب کو سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ پڑھنے کے بعد معلوم ہوگا کہ سلکٹ کمیٹی نے چند کلازس میں ترمیمات کئے ہیں - اس اہم قانون کے سلسلہ میں اہم امور جو ہوسکتے ہیں وہ یہ ہیں - ایک پالیسی (Policy) کا معاملہ - دوسرے فیملی ہولڈنگ کا معاملہ تیسرے کاشتکار جو لگان اپنے مالک کو دیتا ہے اوس کا معاملہ اور اسکے بعد قیمتوں کا معاملہ یعنی پروٹکٹڈ ٹیننٹ کو جو خریدنے کا حق دیا گیا ہے

سے کتنی رقم ادا کرنی چاھیئے - اسکے بعد ریزمشن فار پرسنل کلٹیویشن (Resumption for personal cultivation) یعنی ذاتی کاشت کے اغراض کے لئے مالک اراضی کن شرائط کے تحت کتنی زمین لے سکتا ھے - یہ کوئسچن زیادہ اھم ھے - اسکے بعد سکشن (۵۳) بھی زیادہ اھم ھے - جس میں دو قسم کی چیزیں رکھی گئی ھیں- یعنی ایک تو سیلنگ مقرر کردیجائے کہ اس سے بڑھ کر جتنی زمین مالک اراضی کے پاس ھوگی اوسے گورنمنٹ اپنے مینیجمنٹ میں لے لیگی اور یہ ادائی معاوضہ اسکو دوسرے طریقہ پر زمین کا بندوباٹ کرکے اسائن (Assign) کرے گی - ایک اور چیز ھے - اس بل کے تحت مختلف مدارج پر کارروائیوں کی جانچ کرنے کے لئے مرافعہ اور نگرانی کے اختیارات کن کو حاصل ھونے چاھئیں - ان باتوں پر سلکٹ کمیٹی نے غور کرکے ترمیمات کیں - بل کے اندر جو بقیہ امور ھیں ان میں سلکٹ کمیٹی نے کوئی ترمیم نہیں کی - میں مختصراً پائنٹ بائی پائینٹ عرض کرونگا کہ کس امر کے بارے میں کیا ترمیم کی گئی ھے - جہاں تک پالیسی (Policy) کا تعلق ھے جو چیز اوریجنل بل (Original Bill) میں رکھی گئی تھی اس میں کوئی تبدیلی نہیں ھوئی - فیملی ھولڈنگ جو اس قانون کا ایک بہت اھم جزو ھے اوس میں تھوڑی سی ترمیمات سلکٹ کمیٹی نے کی ھیں - اوریجنل بل میں فیملی ھولڈنگ کا جو تصور تھا یعنی (۸۰۰) کی نٹ انکم (Net income) اوسکو اصل بل میں قائم رکھا گیا ھے اور اسی نقطۂ نظر سے اوسکو دیکھا گیا ھے - البتہ یہ اعتراضات آئے تھے کہ یہ چیز ڈیفینیٹ (Definite) نہیں ھے - اوریجنل بل میں (۸۰۰) نٹ انکم کا معیار قائم رکھتے ھوئے تفصیلات ورک آوٹ کرنے کی ذمہ داری لینڈ کمیشن پر ڈالی گئی تھی - اسکے بارے میں یہ اعتراض ھوا کہ لینڈ کمیشن کو بہت کام دیا جا رھا ھے جسکی وجہ سے کام میں طوالت ھوگی - اور اسکے علاوہ بل میں کوئی ڈیفینیٹ انڈیکیشن (Definite Indication) نہیں دیا گیا کہ (۸۰۰) نٹ انکم کے لئے کتنی زمین چھوڑی جائیگی - اس لئے لینڈ کمیشن کا اختیار بہت وسیع ھو جائیگا اور فیملی ھولڈنگ ممکن ھے زیادہ ھو جائے یا کم ھو جائے - اس لئے یہ کہا گیا کہ جو اسٹانڈرڈ (۸۰۰) نٹ انکم کا بتایا گیا ھے اسکو ڈیفینیٹ بتا کر زیادہ انڈیکیشن لینڈ کمیشن کو دینا چاھیئے تاکہ اوسکے اختیارات محدود ھو جائیں اور کام بھی کم ھو جائے - اس نقطۂ نظر سے سلکٹ کمیٹی نے کلاز (۴) کی جانچ کی - اوریجنل بل میں کاسٹ آف کلٹیویشن (Cost of Cultivation) کو منہا کرتے ھوئے (۸۰۰) کی نٹ انکم کا تعین کرنے کے لئے یہ امر ایک پروویژن کے تحت لینڈ کمیشن پر چھوڑا گیا تھا - لینڈ کمیشن سے کہا گیا تھا کہ ھر ایریا کے لئے فیملی ھولڈنگ فکس کرتے وقت کاسٹ آف کلٹیویشن کے بارے میں انوسٹیگیشن (Investigation) کیا جائے - چنانچہ سلکٹ کمیٹی میں یہ تجویز پیش ھوئی کہ جہاں یہ چیز لینڈ کمیشن پر چھوڑی گئی ھے وھاں یہ کیوں نہیں ھوسکتا کہ کاسٹ آف کلٹیویشن کے بارے میں کتنا منہا کرنا چاھیئے اسکا

ڈیفینیٹ انڈیکیشن (Definite Indication) دیدیا جائے - اس سلسلہ میں میں عرض کرونگا کہ سلکٹ کمیٹی نے اپنی رپورٹ اور سفارشات پیش کرنے سے قبل (۵۰) سٹنگس (Sittings) کئے - اور کوئی (۴۰) سے زائد لوگوں کے بیانات لئے گئے - ان بیانات کی روشنی میں سلکٹ کمیٹی نے محسوس کیا کہ جہاں لینڈلارڈس نے کاسٹ آف کلٹیویشن (۷۰) (۷۵) پرسنٹ بتایا تھا وہاں کچھ لوگوں نے (۳۵) (۴۰) پرسنٹ بتایا تھا - گواہوں کے کانسنس آف اوپینین (Consensus of opinion) اور ممبروں کے تجربہ سے یہ مناسب معلوم ہوا کہ (۵۰) پرسنٹ کاسٹ آف کلٹیویشن رکھا جائے - لینڈ کمیشن پر اس چیز کو نہ چھوڑ کر (۵۰) پرسنٹ کاسٹ آف کلٹیویشن کو منہا کرنے کے متعلق ایک ڈیفینیٹ ترمیم کی گئی - دوسری ترمیم یہ کی گئی کہ (۸۰۰) سو روپیہ کی جو نٹ انکم معین کی جاتی ہے وہ اتنی ڈیفینیٹ ہے کہ سو ایکر بھی بیسس (Basis) ہوسکتے ہیں دو سو ایکر بھی ہوسکتے ہیں - اس سلسلہ میں لینڈ کمیشن کو اختیارات تھے کہ وہ انوسٹیگیشن کر کے اس کا تعین کرے - لیکن یہ بہت وسیع اختیارات تھے اس لئے یہ غور کیا گیا کہ اس ایکٹ میں مینیمم اور میگزیمم - اپر اور لوور کی لمٹ ایکریج میں یا لینڈ ریوینیو پر پرووائڈ کرنی چاہیئے - ان دونوں چیزوں پر غور کیا گیا کہ لینڈ ریوینیو اسسمنٹ کی بناء پر یعنی اتنے روپیہ کی مالگزاری والی زمین کو فیملی ہولڈنگ مقرر کرنا چاہیئے یا ایکریج کی بیسس پر یعنی خشکی زمین ہوتو اتنی مینیمم ہولڈنگ ہونی چاہیئے - چلکہ لینڈ ہوتو اتنی اور بلاک کاٹن یا ویٹ لینڈ ہوتو اتنی مینیمم اور اتنی میگزیمم ہولڈنگ ہونی چاہیئے - اور اس کے لئے ترمیات بھی پیش کی گئیں - اوریجنل بل کے وقت پر بھی اور اسکے بعد سلکٹ کمیٹی میں بھی اسپر خوب چرچا کی گئی کہ اگر لینڈ ریوینیو اسسمنٹ کے بیسس پر کوئی انڈیکیشن دیا جائے تو وہ ملک کے حالات کے مطابق ہوگا یا نہ ہوگا - گو گورنمنٹ کے پاس کوئی ایسا قابل اطمینان ڈیٹا (Data) یا اسٹیٹسکس (Statistics) موجود نہیں ہیں جن کی بناء پر یہ ڈیفینیٹلی طے کیا جاسکے کہ ایکریج کے بیسس پر ہونا چاہیئے یا لینڈ ریوینیو بیسس پر ہونا چاہیئے - پھر بھی جو گواہان سلکٹ کمیٹی کے سامنے پیش ہوئے اور جو بیانات ریوینیو اور سٹلمنٹ آفیسرس (Settlement Officers) کے لئے گئے اور جو تختہ جات وغیرہ سلکٹ کمیٹی نے دیکھے اونکی بناء پر سلکٹ کمیٹی نے محسوس کیا کہ لینڈ ریوینیو اسسمنٹ کے ٹرمس میں انڈیکیٹ کرنا زیادہ خطرناک ہوگا - ایکریج میں انڈیکیٹ کرنا اوتنا خطرناک نہیں ہوگا - قریب قریب تخمینہ تک تو ہم نہیں پہنچ سکتے لیکن اپراکسیمیٹلی (Approximately) جتنا کرکٹ ہوسکے اوتنا کرکٹ انڈیکیشن ہم دے سکتے ہیں بشرطیکہ ہم ایکریج کے ٹرمس میں اسکو انڈیکیٹ کریں - اسی وجہ سے سلکٹ کمیٹی نے ایکریج کے ٹرمس میں انڈیکیٹ کرنے کو لیسر ایول (Lesser evil) کی حیثیت میں قبول کیا - اس سلسلہ میں بعض تجاویز بھی پیش کئے گئے لیکن ان تمام حالات پر غور کرتے ہوئے اور اس امر پر غور کرتے ہوئے

کہ حیدرآباد اسٹیٹ میں مختلف اضلاع میں سائل (Soil) کی مختلف حیثیت ہے اور پروڈکٹیویٹی (Productivity) میں بھی فرق ہے اسکے علاوہ جانوروں کے لئے بھی کچھ زمین چھوڑنا پڑتا ہے ان چیزوں کو نظر میں رکھتے ہوئے فرسٹ کلاس چلکہ لینڈ کےلئے (۳۰ تا ۴۸) ایکر - بلاک کاٹن سائل کے لئے ۱۶ تا ۲۰ ایکر، ویٹ لینڈس کے لئے ۴ تا ۶ ایکر وغیرہ کا تعین کیا گیا - اس کے ساتھ ساتھ یہ چیز پہلے بھی رکھی گئی اور اب بھی رکھی گئی ہے کہ (۸۰۰) کی نٹ انکم کے لئے جو مین اسٹانڈرڈ (Main standard) رکھا گیا اگر اس سے کم ہوتا ہو یا زیادہ ہوتا ہو تو ایسی فیملی ہولڈنگ کو گورنمنٹ بدل بھی سکتی ہے - فیملی ہولڈنگ کے بارے میں سلکٹ کمیٹی کی یہ نہایت اہم ترمیم ہے - میں اس نوبت پر جو کریٹسیزم (Criticism) ہوا اوس کا جواب دینا نہیں چاہتا - جب اس پر بحث ہوگی میں اس کا جواب دے سکتا ہوں -

رینٹ کے بارے میں ویٹ لینڈ کےلئے اوریجنل بل میں جو فیکس کیا گیا تھا اسکو کم کیا گیا یعنی جو ملٹی پل (Multiple) ۴ - ۵ کا تھا اریگیٹڈ بائی ویلس (Irrigated by wells) اور اریگیٹیڈ بائی ادر سورسس (Irrigated by other sources) کےلئے اسکو (۳ - ۴) کردیا گیا - گویا ایک ملٹی پل ویٹ لینڈ کے رنٹ کے سلسلہ میں کم کیا گیا - امپروسنٹ کے لئے زیادہ رنٹ دلانے کا جو پروویژن تھا وہ ان ڈیفینیٹ (Indefinite)ہونے کی وجہ سے یہ کہا گیا کہ ہر چھوٹے موٹے امپروسنٹ کے لئے رینٹ میں اضافہ نہیں دیا جاسکتا بلکہ کوئی بڑا امپروسنٹ لینڈ لارڈ نے کیا ہوتو رینٹ زیادہ دیا جاسکتا ہے - اسکے علاوہ یہ چیز اوریجنل بل میں نہیں تھی - سلکٹ کمیٹی نے اضافہ کیا کہ اکس جاگیر لینڈ (Ex-jagir land) کے دھارہ جات زیادہ ہیں اس لئے وہاں جو ملٹی پل اپلائی (Apply)کیا جائے وہ اڈجائننگ (Adjoining) دیوانی ایریاز کےمطابق ہو - گویا اکس جاگیر ایریاز کے جو ان فلیٹڈ ریٹس (Inflated rates) تھے اون کی بناء پر ملٹی پل مقرر نہیں ہوگا اسلئے اسپر یہ تحدید عائد کی گئی کہ جو بھی فیر رنٹ ہو وہ ایسا ہونا چاہیئے کہ اریگیٹیڈ لینڈس کی گزشتہ تین سال کی جو اینول پروڈیوس (Annual Produce) ہو اوسکے $\frac{1}{4}$ سے نہ بڑھے - اور خشکی زمینات میں ۱/۵ سے نہیں بڑھنا چاہیئے - سلکٹ کمیٹی کے بعض ممبروں نے اس پر زور دیا کہ گورنمنٹ ایسے ریٹس مقرر کرے تو اس میں ڈیفینٹنس (Definitness) آجاتی ہے - یہ بھی کہا گیا کہ ٹیننٹس کو کیاش (Cash) یا کائنڈ (Kind) میں پے (Pay) کرنے کی اجازت ہونی چاہیئے - پرائسس کے بارے میں تین چار ایسی ترمیمات کی گئیں جن کا فائدہ کلٹیویٹرس (Cultivators) کو ملتا ہے - یہ بھی کہا گیا کہ پروٹکٹڈ ٹیننٹ کو پرائس لینڈ لارڈ کو دینا پڑتا ہے

اپنی اراضی کی قیمت کے طور پر اس کے لئے یہ جنرل پرنسپل لے ڈاون (Lay down)
کردیا گیا کہ پروٹکٹڈ ٹینٹ کا جو انٹرسٹ اس لینڈ میں ہے یا اسکی اکوپنسی (Occupancy)
کا جو تعلق ہے اوسکے لحاظ سے (۶۰) پرسنٹ ویالیو (Value)
اوسکے انٹرسٹ (Interest) کی ہوگی - اور صرف (۴۰) فیصد ویالیو مالک
اراضی کے انٹرسٹ کی ہوگی اسکے نتیجہ کے طور پر اور جو چینجس پروٹکٹڈ ٹیننٹس
کے فائدہ کے لئے کئے گئے اون کا بھی میں ذکر کرونگا - اس طریقہ پر جیسا کہ میں
نے عرض کیا تری زمینات کے رینٹ میں کمی کی گئی - اور اسی طرح تری زمینات کی
صورت میں بھی قیمت کا جو آفر (Offer) چاہیئے اوس میں کمی کی گئی -
یعنی ۱۲ - ۸ کی بجائے ۸ - ۶ کی گئی - ایک اور چیز اقساط میں رقم لینے کے متعلق ہے -
پہلے اوریجنل بل میں پروٹکٹیڈ ٹیننٹس سے (۱۰) اقساط میں رقم لینے کے متعلق پراویژن
تھا - اب (۱۶) اقساط پروپوز (Propose) کئے گئے ہیں - انٹرسٹ کے
بارے میں سلکٹ کمیٹی نے تجویز کیا کہ جس طرح لیگل اڈوائس دیگئی ہے اسکے مدنظر
پریویلینگ بینک ریٹ (Prevailing Bank rate) یا گورنمنٹ ریٹ (Govt.
rate) کے مطابق طے ہونا چاہیئے - اس لئے اوریجنل بل میں جہاں (۳) پرسنٹ
انٹرسٹ (Interest) تھا وہاں اب لیگل اڈوائس کے تحت (۴) پرسنٹ
کیا گیا - ایک اور ترمیم یہ کی گئی کہ اریرس آف انسٹالمنٹس (Arrears of instalments)
کے سلسلہ میں اوریجنل بل میں پروٹکٹیڈ ٹیننٹ کے لئے یہ تھا کہ آخر کے دو تین
انسٹالمنٹس فورفیٹ (Forfeit) کرے گا تو حق ملکیت اور معاملہ بیع ختم ہوگا -
اس میں یہ تحدیدات عائد کی گئی ہیں کہ ڈیفالٹڈ انسٹالمنٹس (Defaulted instalments)
کی مقدار (¼) سے زیادہ نہ ہو تو تب وہ معاملہ ختم نہیں ہوگا بلکہ جو بقایا اقساط
ہونگے وہ بطور زر مالگزاری وصول کرلئے جائینگے - یہ ترمیم بھی پروٹکٹڈ ٹیننٹ کے فائدہ
کے لئے کی گئی - اسکے بعد ریزمپشن فار پرسنل کلٹیویشن (Resumption for
Personal cultivation) کا اہم جز ہے - خود اوریجنل بل میں کافی تحدیدات عائد
کی گئی تھیں تا کہ زیادہ ایوکشنس نہ ہوں - مثلاً پانچ سال کی مدت رکھی گئی تھی جو
کم تھی - پروٹکٹیڈ ٹیننٹ کو دفعہ (۳۸) کے تحت تین مہینے کی نوٹس دیکر پرچیز
(Purchase) کرنے کا حق دیا گیا تھا - اور مالک کو دفعہ (۴۴) کے تحت یہ حق
دیا گیا تھا کہ پانچ سال کے اندر ریزیوم (Resume) کرسکتا ہے - لیکن جس
صورت میں پروٹکٹیڈ ٹیننٹ خود خریدنا چاہے اور نوٹس دینا چاہے تو مالک کے لئے یہ
گنجائش رکھی گئی تھی کہ وہ (۵) سال تک اوسکو ٹالتا رہے - اس گنجائش کو نکال دیا
گیا - اور یہ بھی کیا گیا کہ اگر مالک اراضی کو پروٹیکٹیڈ ٹیننٹ کی جانب سے یہ نوٹس
مل جائے کہ وہ خود خریدنا چاہتا ہے تو وہ اسکو پانچ سال تک ٹال نہیں سکے گا بلکہ
جلد از جلد تصفیہ کرنا ہوگا کہ آیا وہ اسکو فروخت کریگا یا ذاتی کاشت کے لئے ریزیوم
(Resume) کریگا - اتنا ہی نہیں بلکہ اوس کا اپنے دل میں ارادہ کرنا کافی نہیں

ہوگا بلکہ یہ شرط عائد کی گئی ہے اوسکو یہ تصفیہ کرنا ہوگا آیا وہ اسکو فروخت کرنا چاہتا ہے یا نہیں - اسکے بعد مینیجمنٹ کی غرض سے ازمپشن (Assumption) کرنے کے بارے میں دفعہ (۵۳) میں جس طرح فیملی ہولڈنگ کےلئے ساڑھے چارگنا کی سیلنگ رکھی گئی ہے اوسی طرح برقرار رکھی گئی ہے کوئی ترمیم عمل میں نہیں لائی گئی - اس میں سلکٹ کمیٹی نے صرف ایک کلاز (Clause) کا اضافہ کیا - یعنی سب کلاز (جی) - اوریجنل بل میں اس کے لئے کہیں کوئی کلیر پروویژن (clear provision) نہیں بتایا گیا تھا کہ کیا گورنمنٹ سرپلس لینڈ اکوائر کرکے لینڈ لیس پیپل (Landless people) میں تقسیم کرسکتی ہے یا نہیں - کرنےکی صورت میں کیا معاوضہ دینا چاہئے-(Assumption for management) کے لئے پروویژن تھا لیکن (outright acquisition) کے لئے کوئی پروویژن نہیں تھا - اس وجہ سے سکشن ۵۳ (جی) کا اضافہ کیا گیا کہ

the Government may acquire the lands, the management of which it can assume under the provisions of section 53 C ··· as compensation."

گویا خشکی زمینات کے رینٹ کا (۲۰) گنا اور تری زمینات کے رنٹ کا (۱۲) گنا معاوضہ دیکر گورنمنٹ زمین اکوائر کرسکتی ہے - اسکی بھی صراحت کردیگئی ہے کہ گورنمنٹ اس معاوضہ کے کمپنزیشن میں بانڈز اشیو (Bond Issue) کرسکتی ہے - دوسرے اسٹیٹس میں اس سلسلہ میں پروویژن رکھا گیا ہے چنانچہ اسکی وجہ سے اسکے اپلیمنٹیشن دقت باقی نہیں رھیگی-ہر جگہ پر صرف مینیجمنٹ ازیوم (Assume) کرکے ٹیننٹس کو خرید نے کے لئے موقع دینے کی بجائے گورنمنٹ لیکر اسکو تقسیم کرسکے گی - ایسا ایک نیا پروویژن اس میں شامل کردیا گیا ہے - سلکٹ کمیٹی نے جو آخری ترمیم کی وہ مرافعہ اور نگرانی کی حدتک تھی - میری ذاتی رائے اس حدتک یہ تھی کہ اس سلسلہ میں اوریجنل بل کا جو کلاز تھا وہ اچھا تھا لیکن سلکٹ کمیٹی نے آراً کے مد نظر یہ طے کیا کہ سررشتہ مال کی پوری کارروائیوں کی جانچ کسی نہ کسی نوبت پر کسی جوڈیشل (Judicial)ٹریبونل میں یاکسی عدالت میں ہونی چاھئیے - خاص طور پر لائرس (Lawyers) نے اور جن لوگوں کا اس کے متعلق تجربہ تھا انہوں نے اس پر زور دیا کہ اسکی اپیل عدالت میں ہونی چاھئیے اور ریویژن کا جو رسڈکشن (jurisdiction) عدالت کو ہونا چاھئیے - سلکٹ کمیٹی نے مختلف تجاویز پر غور کرنے کے بعد یہ طے کیا کہ دفعہ (۱۷) کے تحت جو واجبی رینٹ فکس ہوگا یا دفعہ (۳۸) کے تحت زمین کے بارے میں جو قیمت فکس ہوگی اسکی اپیل ڈسٹرکٹ ججس کے پاس رکھی جائے -

اس قانون میں جو اصول مدون کیا گیا ہے اسکے لحاظ سے اصل اصول کی جانچ کرنے کا ڈسٹرکٹ جج کو اختیار دیا گیا ہے - وہ اپیلیٹ پور (Appelate power) کے ذریعہ

ٹریبونل کے مقررکردہ واجبی رینٹ یا زمین کی قیمت پرمرافعہ کےاحکام صادر کرسکتا ہے باقی آرڈرس کی حدتک حق نہیں دیا گیا ہے ۔ اسکے علاوہ ھائیکورٹ کو ریویژنری جورسڈکشن (Revisionary Jurisdiction) دیا گیا ہے جیسے کہ ھائیکورٹ کو تمام اختیارات حاصل ھیں ۔ ایک تورٹ (Writ) کا اختیار ہے ۔ لیکن اسکے علاوہ نگرانی کا اختیار بھی دیا گیا ہے ۔ اسلئے کہ جو پروسیجر سیول پروسیجر کوڈ (Civil Procedure Code) میں ہے وہی رکھا گیا ہے ۔ ھائیکورٹ اورکسی معاملہ میں دست اندازی نہیں کریگا بلکہ میٹیریل اورریگولاریٹیز (Material irregularities) وغیرہ کی حد تک آخری درجہ ھائیکورٹ کو دیا گیا ہے ۔ ان ھی الفاظ کا استعمال وھاں کیا گیا ہے ۔ یہ ایک اھم ترمیم ہے باقی اور جگہ لفظی ترمیم ہے اس وجہ سے اسپر غالباً بحث نہیں کی جائیگی ۔ سلکٹ کمیٹی نے جو ترمیمات پیش کی ھیں انکو میں نے خلاصہ کے طور پر ھاؤز کے سامنے رکھا ہے اور امید کرتا ھوں کہ ھاؤز انکو سویکار کریگا ۔ اس مسودہ قانون کی مدت بہت ھو گئی ہے ۔ قریب قریب سال بھر سے اسپر بحث ھو رھی ہے اگرچیکہ اسکو ھاؤز میں مارچ ۱۹۵۳ع میں پیش کیا گیا ۔ میں ھاؤز کے آنریبل ممبران سے یہ التجا کرنا چاھتا ھوں کہ کوئی بھی قانون اور خاص طور پر اس قسم کا قانون جسکا ملک کی ۹۸ فیصد آبادی سے تعلق ھو ایک دم سے مکمل قانون نہیں ھوسکتا ۔

This law is not the last word on the subject.

اس میں ترمیم ھوسکتی ہے اور ھر نوبت پر ترمیم ھوسکتی ہے ۔ لینڈ کمیشن نے اپنا کام شروع کیا تو اسکے نتیجہ کے طور پر ھم نے یہ محسوس کیا کہ جو پراویژنس رکھے گئے ھیں ان سے کوئی کمی زیادتی ھو یا کاشتکار کا نقصان ھوتا ھوتو ھم آئندہ کسی نوبت پر بھی اس میں ترمیم کرسکتے ھیں ۔ ان تمام چیزوں کے مدنظر میں پرزور اپیل کرتا ھوں کہ سلکٹ کمیٹی نے جو ترمیمات پیش کی ھیں انکو قبول کرتے ھوئے اس قانون کو اس سشن میں پاس کردیا جائے تو ھم کام پر تو لگ جائینگے ۔ آگے دیکھا جائیگا ۔

مسٹر اسپیکر ۔ اس ڈسکشن کے سلسلہ میں دو چیزیں میں ھاؤز کے سامنے رکھنا چاھتا ھوں ۔ جو چیزیں فرسٹ ریڈنگ کے وقت کہی جاسکتی ھیں وہ اس وقت نہیں کہی جاسکتیں ۔ اسکے مختلف کلازس پر جو ڈسکشن ھوا ہے یا سلکٹ کمیٹی میں جوباتیں ھوئی ھیں انہیں بھی اس نوبت پر یہاں ظاھر نہیں کیاجاسکتا ۔ اس بارےمیں میں ایک رولنگ پڑھتا ھوں ۔

"This clause was debated upon for a long time in the Select Committee" or "that he had agreed to such and such a thing."

اس طرح کوئی بات نہ کہی جائے ۔

شری بی - رام کشن راؤ - میں نے توکوئی سکریٹ ڈس کلوز (Disclose) نہیں کیا ہے -

مسٹر اسپیکر - اگر ایسا ہوتا تو میں آپکو اسی وقت روک دیتا - یہ نہ کہا جائے کہ سلکٹ کمیٹی میں فلاں چیز ہوئی تھی اور فلاں چیز نہیں ہوئی - اس وقت فلاں ممبر نے یہ چیز تسلیم کی تھی اور اب نہیں کر رہے ہیں - میں نے ایک دو رولنگس اس بارے میں آپ کو بتلادئے ہیں -

The House then adjourned till Nine of the Clock on Tuesday the 29*th September*, 1953.
